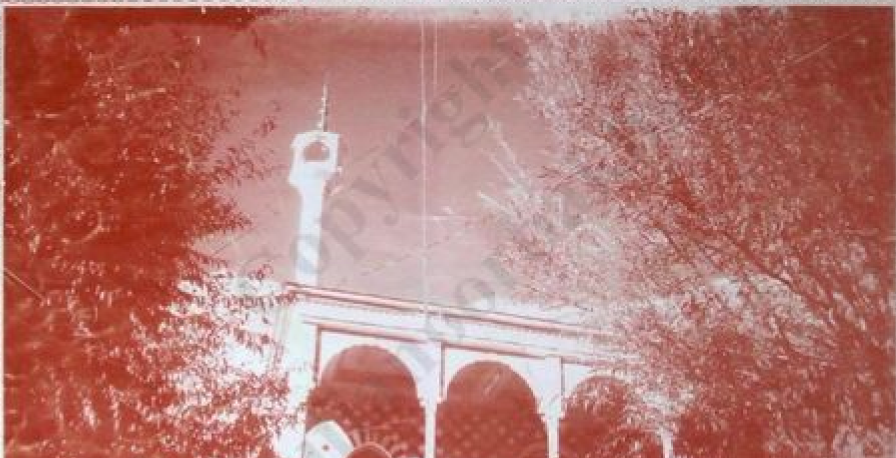
ماہنامہ

نوائے صوفیہ

انٹرنیشنل

اسلام آباد

شمارہ نمبر 84 — قیمت پندرہ روپے — جنوری 2005ء



جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ ڈونگس سرمیک بلتستان

امیدوں کا مرکز

اہل صوفیہ نوربخشیہ کے خوابوں کی تعبیر اور نظریاتی دفاع کی اُمیدوں کا مرکز

مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کے ساتھ تعاون کی اپیل

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اُس کی نظر کرم اور تمام اہلِ نوربخشیہ کے تعاون کے بدولت مدرسہ شاہ ہمدانؒ سکردو (رجسٹرڈ) عرصہ نو سال سے بطریق احسن قوم کے نونہالوں کو معیاری دینی تعلیم اور مروجہ تعلیم کے زیور سے آراستہ کرنے میں دن رات کوشاں ہے۔ اب تک کافی تعداد میں طلباء فارغ التحصیل ہوکر اپنے اپنے علاقوں میں ملک وملت کے لئے خدمات انجام دینے میں مصروف ہیں۔ اس وقت بلتستان کے طول وعرض سے 85 طلباء زیر تعلیم ہیں جن کو قیام وطعام، خوراک وپوشاک اور تمام تعلیمی اخراجات اور طبی سہولت بھی میسر ہیں۔ مزید برآں پانچ اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کرام اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ان طلباء کو قرآن وحدیث، فقہ، اصول منطق اور تعلیماتِ شاہ ہمدانؒ وسید محمد نوربخشؒ سے ہم آہنگ تعلیم وتربیت دینے میں مصروف ہیں۔ علاوہ ازیں محلہ کے نوربخشی بچوں کی ایک کثیر تعداد کو ناظرہ، قرآن مجید، دعوات صوفیہ، فقہ اور صوم وصلوٰۃ کی تربیت دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اہلِ نوربخشیہ کی تعاون کے بدولت مدرسہ شاہ ہمدانؒ کی دومنزلہ نئی عمارت جس میں طلباء کے لئے ہاسٹل، کلاس رومز، لائبریری، دفتر اور کانفرنس ہال پر مشتمل ہے تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ موجودہ اور آنے والی نسلوں کے لئے یہ عظیم دینی درسگاہ اغیار کے نظریاتی یلغار کو روکنے کا واحد دفاعی قلعہ ہے جسے ہر حال میں مستحکم رکھنا پوری ملت نوربخشیہ کی ذمہ داری ہے۔ مدرسہ کی انتظامیہ تمام اہلِ نوربخشیہ کی تعاون کے بغیر اس عظیم ذمہ داری کو احسن طریقے سے انجام نہیں دے سکتی۔ یاد رہے! ماضی میں زوال کے اسباب اغیار کی پیروی ٹھہرے ہیں۔ اس تلخ تجربہ کے بعد احیاء تصوف کے لئے تمام اہلِ صوفیہ نوربخشیہ کی کوشش جرأت مندانہ رہی ہے۔ قوم سے اُمید کی جاتی ہے کہ وہ ہر قدم پر اس جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ آخر میں تمام اہلِ نوربخشیہ چاہے وہ دُنیا کے کسی بھی حصہ میں مقیم ہوں ان سے گذارش ہے کہ وہ اس دینی قلعہ کے استحکام کے لئے حسب توفیق مالی، قولی اور قلمی تعاون کو جاری رکھیں۔ مالی امداد نقدی، غلہ، آٹا، سبزی، مویشی وغیرہ کی صورتوں میں دی جاسکتی ہے۔ اس سلسلے میں ہر علاقہ کے لوگ شہر ہو یا گاؤں ہو۔ اپنی اپنی بساط کے مطابق جمع کرکے نمائندہ کی وساطت سے مدرسہ کی انتظامیہ تک پہنچادیں یا مطلع فرمائیں۔

تعاون کا طلبگار

انتظامیہ مدرسہ شاہ ہمدانؒ (رجسٹرڈ)

سیٹلائٹ ٹاؤن، سکردو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

شمارہ نمبر 84 قیمت پندرہ روپے جنوری 2005

بانی ڈاکٹر غازی ایم نعیم، ایڈیٹر: ابوالعرفان علامہ محمد بشیر، چیف آرگنائزر وفنانس منیجر جی ایچ معروفی

آرگنائزرز: مولانا محمد انور، لیاقت علیخان، غلام مہدی تصوفی، ڈاکٹر ایم اے شاہد، فاچو شاہد حامد

خط و کتاب کا پتہ: A-358 سیکٹر نمبر G-6/1-1 اسلام آباد پاکستان

اکاؤنٹ نمبر UBL 17738 سیکریٹریٹ برانچ، اسلام آباد

نوٹ: مضامین اور مندرجات کی ذمہ داری مضمون نگار اور نامہ نگار حضرات پر عائد ہوتی ہے۔

فہرست مضامین

ایڈیٹر اینڈ پبلشر محمد بشیر نے انٹر گرافک پرنٹر آئی نائن فور اسلام آباد سے چھپوا کر دفتر نوائے صوفیہ A-358، G-6/1-1 سے شائع کیا۔

تفکّر و تذکر

اداریہ

رب العالمین نے دنیا ومافیھا کو ہم انسانوں کے فائدے کے لئے پیدا فرمایا۔ دیگر مخلوقات خدا پر انسان کو برتری عطا کی گئی۔ اس برتری کے حقدار کل بنی آدم ہیں۔ اس میں معنوی حیثیت الگ سی چیز ہے گویا یہ فقط دنیوی برتری ہے جو عالم بشریت کے حصے میں آتی ہے۔ یہ ایک قسم کی مادی برتری کہلائی جاسکتی ہے۔ اس مادی برتری کی وجہ سے انسان نے فضائے بسیط کی بے پناہ وسعتوں کو چھونے میں بھی قدرے کامیابی حاصل کر لی ہے۔ دنیوی ضرورت کی ہر چیز انسان کو مہیا کی گئی ہے، تاہم خالق کائنات نے اشرف المخلوقات ہونے کے ناطے انسان کو بے لگام رہنے کی گنجائش نہیں رکھی بلکہ ایک عظیم ضابطۂ حیات انسان کے لئے مقرر کر دیا اور انسان کو اس ضابطے کے مطابق زندگی بسر کرنے کا پابند بنایا وہ ضابطہ ''بندگی'' ہے جو اس قرانی اعلان سے واضح ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ٥

(پارہ 27، سورہ ذریت، آیت 56)

اس ضابطۂ بندگی کی وجہ سے انسان کی معنوی تقسیم وجود میں آئی۔ اس معنوی تقسیم کے نتیجے میں آج کل دنیا مختصر طور پر دو عالم میں بٹی ہوئی ہے۔ ایک عالم اسلام ہے اور دوسرا عالم کفر۔ دونوں عالم کے اپنے اندر مزید معنوی بٹوارے کی شکلیں نظر آتی ہیں۔ تاہم ہماری رابطہ عالم اسلام سے ہے۔ لہذا ہم عالم اسلام کے شہری ہونے کی حیثیت سے رب العالمین کے اس مذکورہ ضابطۂ بندگی کو اپنانے کے زیادہ پابند بنا دیئے گئے ہیں۔ اس ضابطے کی مکمل پابندی کرنے والے عالم اسلم کے شہری حضرات انجام کار کے لحاظ سے خوش انجام قرار پاتے ہیں اور وہ "فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ" کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔ اس ضابطے کی مکمل پابندی نہ کرنے والے عالم اسلام کے شہری حضرات انجام کار کے لحاظ سے بدانجام قرار پاتے ہیں اور وہ "وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ" کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔

عقلمندی کا تقاضا

دنیا میں ہر انسان کی خواہش اپنے لئے فوائد کا حصول ہے۔ کوئی عقلمند فرد اپنے لئے کسی گھاٹے ک سودا پسند نہیں کر سکتا۔ چنانچہ عقلمندی کا تقاضا یہ ہے کہ انسان خود کو ہر حال میں خوش انجام قرار پانے کے لئے مذکورہ ضابطۂ بندگی کی مکمل پابندی کرے۔ اس ضابطۂ بندگی کی مکمل پابندی کے لئے انسان کی اپنی ذاتی رائے اور ذاتی پسند اور ناپسند کو کوئی عمل دخل نہیں۔ اس کے لئے انسان کو شریعت محمدیہ کی مکمل پابندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ گویا انسان صحیح معنوں میں مفید نتیجہ خیز بندگی کی خاطر ہر وقت شریعت محمدیہ کو اپنی عملی زندگی کے لئے مشعل راہ بنائے رکھے۔ خاص کر ہم اہل صوفیہ نوربخشیہ کو شریعت محمدیہ کی مکمل پیروی کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ پورے خطۂ بلتستان میں اہل صوفیہ نوربخشیہ کا ہی طوطی بولتا تھا۔ ہم ہر لحاظ سے کامیاب عملی زندگی بسر کرتے تھے۔ گوشے گوشے میں عبادت گزاری کے روح

پرور مناظر دیکھے جاتے تھے۔ بندگی کا جسم قابلِ رشک حد تک تندرست اور توانا تھا۔ کسی معنوی مرض کی کیا مجال تھی کہ اُس صحتمند جسمِ بندگی میں سرایت کر کے اُسے جسمِ ناتوان بنادے۔

مارِ آستین کی پیداوار

دُنیا میں مختلف قسم کے حوادث رونما ہوتے رہتے ہیں۔ بہت سے خشک خطے گہرے سمندر میں تبدیل ہو گئے اور بہت سے گہرے پانی کے سمندر خشکی میں تبدیل ہو گئے۔ بہت سے بے آب و گیاہ ویران مقامات نہایت سرسبز و شاداب اور گنجان آباد خطے کا روپ دھارنے لگے۔ اسی طرح سے لینڈ سلائیڈنگ کے نتیجے میں بھی کُرہ ارض میں زمین کے ردوبدل کی صورت پیدا ہوتی ہے۔ اس تبدیلی کے نتیجے میں زمین کی ساخت ہی بسا اوقات تغیر پذیر ہوتی ہے۔ خطۂ ارض میں رونما ہونے والے یہ حسی انقلابات مادی تبدیلی کہلائے جاسکتے ہیں۔ اس طرح سے اس کائنات میں ایک اور تبدیلی کی صورت بھی رونما ہوتی نظر آتی ہے وہ معنوی تبدیلی کہلائی جاسکتی ہے۔ اس تبدیلی کا زیادہ تر بھیانک منظر ہم اہلِ صوفیہ نوربخشیہ کے ہاں دیکھا جاسکتا ہے۔ اس کے نتیجے میں ہمارا معنوی دائرہ مِہ سے مہتر ہونے کے بجائے کِہ سے کہتر ہوتا چلا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے علاقوں سے ہمارے معنوی وجود کا جنازہ ہی نکل گیا۔ اس معنوی تبدیلی کا موجب ہمارے ہاں مارِ آستین کی پیداوار کا فروغ ہے۔ اس خطرناک پیداوار نے ہمارے معنوی وجود کو دیمک کی طرح چاٹ چاٹ کر رکھ دیا ہے۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ یہ پوشیدہ پیداوار تا حال فروغ پاتا نظر آتا ہے۔ چنانچہ ہمارے قدیم متفقہ اور اہلِ پہچان والے نام کے ساتھ جو صوفیہ ہے ایک بیگانے مسلک کے نام امامیہ کی پیوندکاری اس پوشیدہ پیداوار کا نقطۂ آغاز ہے۔ اس کے مہلک اثر کی وجہ سے ہم میں متضاد گروہ بندی کی وبا پھیلی ہوئی ہے۔

ہمارے بیدار مغز اور دور اندیش اہلِ علم کی بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ مارِ آستین نامی خفیہ پیداوار کے سابقہ تلخ ترین تجربات وغیرہ سے عوام کو آگاہ کریں اور عوام کو سمجھانے کی کوشش کریں کہ ہم دیدہ و دانستہ معنوی ہلاکت کی راہ پر گامزن ہونے میں کیوں فخر محسوس کرتے ہیں جبکہ تجربہ شاہد ہے۔ بے وقوفی اور کم عقلی کی یہ انتہا ہے کہ ہم اپنی معنوی ہلاکت کو دیکھتے ہوئے بھی اُس ہلاکت کی راہ پر چل پڑے۔ میں کئی بار اس سلسلہ میں میر تقی میر کا یہ شعر ہمارے دعوے دارانِ عقل و دانش کو سناچکا ہوں اور بار بار سنانا ہی پڑتا ہے۔

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اُسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

کیا ہمارے مملکتِ معنوی کے اربابِ حل و عقد اب بھی خوابِ غفلت سے بیدار نہیں ہوں گے جبکہ مارِ آستین ہر سطح پر بڑی چالاکی اور ہوشیاری سے ہمارے جسمِ معنوی کو ڈسنے میں کوشاں ہے اور ہم صرف تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا

☆: اہلِ ایمان کے گمان سے ڈرتے رہو، کیونکہ خداوندِ عالم نے حق کو ان کی زبانوں پر قرار دیا ہے۔

☆: غداروں سے وفا کرنا اللہ کے نزدیک غداری ہے اور غداروں کے ساتھ غداری کرنا اللہ کے نزدیک عین وفا ہے۔

☆: جو تم سے حسنِ ظن رکھے، اس کے گمان کو سچا ثابت کرو۔

☆: حکمت مومن ہی کی گم شدہ چیز ہے اُسے حاصل کرو، اگرچہ منافق سے لینا پڑے۔

مجموعہ شریعت محمدیہ

محمد بشیر، فاضل عربی

اما الصلوات المسنونة الراتبة فكانت للصبح ركعتين قبل الواجبة و بعد طلوع الصبح الصادق ولو وقعتا قبل طلوع الصبح الصادق لا باس به و للظهر اكثرها ثمان ركعات و يجوز تقديمها على الواجبة و تاخيرها منها و تقديم بعضها و تاخير بعضها و للعصر مثلها والاربع اكد و ولا يجوز تاخيرها من الواجبة و للمغرب اربعا للعشاء الاخرة ركعتين و بعدهما الوتر والشفع و لتهجد احدى عشرة ركعة الى قبيل الصبح والاولى فى السنن والنوافل ان يصلى كل ركعتين بتسليمة الا اربع ركعات قبل الظهر و بالقيام الا ركعتين بعد العشاء الاخرة والوتر وحدة والشفع ركعتين او ثلاث ركعات بتسليمة و كلها الوتر و بقى ثمان التهجد والقنوت فى الركعة الاخيرة من الوتر ان شئت فى جميع السنة و ان شئت فى النصف الاخير من شهر رمضان لانه اشد تاكيدا فيه.

ترجمہ: روزانہ پڑھی جانے والی مسنون نمازیں جو سنن راتبہ کہلاتی ہے، پس صبح کی سنت راتبہ دو رکعت ہیں جو پو پھٹنے کے بعد صبح کی فرض نماز سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ اگر یہ دو رکعت سنت راتبہ پو پھٹنے سے پہلے وقوع پذیر ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ ظہر کی سنن راتبہ زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعت ہیں۔ ان آٹھ رکعت سنن راتبہ کو ظہر کی فرض نماز سے پہلے بجالانا، فرض کے بعد بجالانا نیز بعض رکعتوں کو فرض سے پہلے بجالانا اور بعض رکعتوں کو فرض کے بعد بجالانا سب صورتیں روا ہیں۔ عصر کی سنن راتبہ ظہر کی مانند ہیں (یعنی آٹھ رکعت ہی) ان میں چار رکعت تاکیدی پہلو رکھتی ہیں۔ عصر کی سنن راتبہ کو عصر کی فرض نماز کے بعد بجالانا جائز نہیں ہے۔ مغرب کی سنن راتبہ چار رکعت ہیں۔ عشا کی سنت راتبہ دو رکعت ہیں۔ عشاء کی دو رکعت سنت راتبہ کے بعد وتر، شفع اور تہجد سب ملا کر گیارہ رکعت ہیں۔ یہ گیارہ رکعت پو پھٹنے سے کچھ پہلے تک پڑھی جاسکتی ہیں۔

فرض ظہر سے پہلے پڑھی جانے والی چار رکعت سنت راتبہ کے سوا دیگر مسنون نمازوں اور نوافل کے بارے میں بہتر صورت یہ ہے کہ نماز گزار ہر دو رکعت کو ایک سلام کے ساتھ بجا لائے۔ علاوہ ازیں عشاء کے بعد پڑھی جانے والی دو رکعت سنت کے سوا باقی سنن اور نوافل کھڑے ہونے کی صورت میں بجالانا بہتر ہے۔ سنت راتبہ وتر ایک رکعت والی ہے۔ شفع دو رکعت والی ہیں۔ یا یہ صورت بھی ہے کہ ایک ہی سلام کے ساتھ تین رکعت دونوں ملا کر پڑھی جائیں جو مجموعی طور پر وتر کہلاتی ہے۔ اب آٹھ رکعت والی نماز تہجد رہ گئی۔ وتر کی آخری رکعت میں قنوت پڑھنا مسنون ہے۔ چاہے تو سال بھر قنوت پڑھتا رہے۔ چاہے تو ماہ رمضان کے دوسرے پندرھواڑے میں پڑھے کیونکہ اس میں قنوت پڑھنا زیادہ تاکیدی پہلو رکھتا ہے۔

وضاحت:

مذکورہ عبارتوں میں، نماز پنجگانہ کی سنن راتبہ اور ان کی تعداد رکعت وغیرہ کے بارے میں امور ذیل کی واضح نشاندہی کی گئی ہے۔

1- سنت صبح کی تعداد اور محل ادائیگی۔
2- سنتِ ظہر کی تعداد اور عمومیت محل۔
3- سنت عصر کی تعداد اور پابندی محل۔
4- سنت مغرب کی تعداد اور محل ادا۔
5- سنت عشاء کی تعداد اور محل ادا۔
6- ایک ہی رکعت والی نماز وتر۔
7- دو رکعت والی نماز شفع۔
8- تین رکعت والی نماز وتر
9- قنوت کی بہتر صورت اور صورت جواز
10- سب سے بہتر طریقہ بجا آوری۔

تفصیل وضاحت

1- سنت صبح کی تعداد اور محل ادائیگی

صبح کی سنت راتبہ دو رکعت پر مشتمل ہے۔ اس کی ادائیگی پو پھٹنے کے بعد فرض صبح سے پہلے کی جاتی ہے۔ تاہم شرعاً یہ گنجائش رکھی گئی ہے کہ اگر کوئی نماز گزار پو پھٹنے سے پہلے سنتِ صبح کی بجا آوری کرے تو اس عمل کو جواز شرعاً حاصل ہے۔ فرضِ صبح سے پہلے اگر کسی نماز گزار کو سنت راتبہ کی بجا آوری کا موقع نہ ملا ہو اور وہ فرض صبح کے بعد سنت راتبہ کی بجا آوری چاہے تو یہ عمل مکروہ قرار پائے گا۔ چنانچہ ایسی صورت حال پیش آجائے تو بہتر یہ ہے کہ وہ دیگر نماز گزاروں کے ساتھ اوراد فتحیہ پڑھنے لگ جائے بجائے اس کے کہ وہ سنت راتبہ کی مکروہ شکل کو اختیار کرے۔ فرض صبح کے بعد عام نوافل طلوع آفتاب تک مکروہ ہے۔ اس طرح سے فرض صبح کے بعد سجدۂ شکر کی بجا آوری بھی مکروہ ہے۔

2- سنت ظہر کی تعداد اور عمومیت

ظہر کی سنت راتبہ آٹھ رکعت پر مشتمل ہے۔ اس کی بجا آوری میں تین صورتیں مساوی طور پر شرعاً روا رکھی گئی ہیں۔ اسی کا نام عمومیت محل ہے۔ تین صورتیں یہ ہیں۔ (i) تمام کی تمام آٹھ رکعت فرضِ ظہر سے پہلے پڑھی جائیں۔ (ii) تمام کی تمام آٹھ رکعت فرضِ ظہر کے بعد پڑھی جائیں۔ (iii) بعض رکعت فرض سے پہلے اور بعض رکعت فرض کے بعد پڑھی جائیں۔ چنانچہ اکثر نوربخشی نماز گزار حضرات ظہر کی چار رکعت سنت راتبہ کو ایک ہی سلام پر فرض سے پہلے پڑھ لیتے ہیں اور باقی چار رکعت سنت راتبہ کو فرض کے بعد دو سلام پر بجالاتے ہیں۔

3- سنتِ عصر کی تعداد اور پابندی محل

عصر کی سنت راتبہ ظہر کی طرح کل آٹھ رکعت پر مشتمل ہے۔ ان میں سے چار رکعت کی سنت راتبہ تاکیدی پہلو کی حامل ہے۔ اس کی پابندی محل کا مطلب یہ ہے کہ عصر کی سنن راتبہ کی بجا آوری فرضِ عصر سے پہلے کی جاتی ہے۔ فرض عصر کے بعد سنت عصر کی بجا آوری سرے سے جائز ہی نہیں ہے۔ فرض عصر کے بعد عام نوافل کی بجا آوری مکروہ ہے اس طرح سے اس موقع پر سجدۂ شکر بھی مکروہ ہے۔

4- سنتِ مغرب کی تعداد اور محل ادا

مغرب کی سنتِ راتبہ چار رکعت پر مشتمل ہے۔ اس کا

محل ادا فرض کی بجاآوری کے بعد آتا ہے چنانچہ مسلمانان صوفیہ نوربخشیہ فرضِ مغرب کے بعد اورادِ مغرب سے فراغت پا کر مغرب کی سنتِ راتبہ چار رکعت دو سلام پر بجالایا کرتے ہیں۔

5- سنت عشاء کی تعداد اور محل ادا

سنتِ راتبہ عشاء کی دو رکعت پر مشتمل ہے۔ فرضِ عشاء کے بعد اوراد سے فراغت پا کر اس کی بجاآوری بیٹھ کر کی جاتی ہے۔ یہی اس کا بہتر طریقہ قرار پاتا ہے۔

6- ایک ہی رکعت والی نماز وتر

اس کا مطلب یہ ہے کہ عشاء کی سنتِ راتبہ دو رکعت کی بجاآوری کے بعد سنتِ راتبہ وتر ایک رکعت پر سلام پھیر کر پوری کی جائے تو یہ بھی شرعاً درست ہے۔ اس صورت میں وتر نام والی سنت راتبہ ایک رکعت پر مشتمل ٹھہری۔ اس کے بعد سنت راتبہ شفع کی دو رکعت کی بجاآوری کی جائے۔ ایک سلام پر یہ دو رکعت نماز شفع کی الگ سے بجاآوری بھی شرعاً روا ہے۔ وتر اور شفع کو ملا کر ایک ہی سلام پر تین رکعت کی بجاآوری کا نام مجموعی طور پر وتر ہے۔ اس صورت میں سنتِ راتبہ شفع کا نام وتر میں ضم ہونے کی وجہ سے معدوم قرار پاتا ہے۔ اکثر اس طریقے پر اہل صوفیہ نوربخشیہ عمل پیرا ہیں۔

7- دو رکعت والی نماز شفع

جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے کہ سنتِ راتبہ شفع کو مستقل سنت راتبہ کی حیثیت سے الگ سے ادائیگی کرنا بھی شرعاً درست قرار پاتا ہے۔

8- تین رکعت والی نماز وتر

جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے کہ سنتِ راتبہ وتر کی کل تین رکعت ایک سلام پر بجالانا شرعاً درست طریقہ قرار پاتا ہے۔ ہمارا عمل اکثر اسی طریقے پر ہے۔

9- قنوت کی بہتر صورت اور صورت جواز

نماز وتر کی آخری رکعت میں قنوت کا پڑھنا بھی شرعاً مسنون قرار پاتا ہے جو قنوت نماز عصر میں پڑھا جاتا ہے وہی قنوت نماز وتر کی آخری رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔ یہ نماز وتر کی خصوصیت ہے کہ قنوت آخری رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔ حالانکہ دیگر قنوت والی نمازوں کی ہر دوسری رکعت قنوت کے لئے مختص قرار پاتی ہے۔

نماز وتر کی آخری رکعت میں قنوت پڑھنے کا عمل تسلسل کے ساتھ جاری رکھنا بہتر صورت ہے۔ تاہم اگر کوئی ماہ رمضان کے دوسرے پندرھواڑے میں وتر میں قنوت پڑھے اور اس کے سوا قنوت سے عاری نماز وتر پڑھتا رہے تو یہ بھی شرعاً جائز ہے۔ البتہ رمضان میں اس کی تاکید زیادہ ہے۔

10- سب سے بہتر طریقہ بجاآوری

سنن راتبہ اور عام نوافل کی بجاآوری کے لئے سب سے بہتر طریقہ شرعاً یہی قرار پاگیا ہے کہ ہر دو رکعت ایک سلام پر تمام ہو۔ اس سے سنن راتبہ کی دو صورتوں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ (i) ظہر کی تاکیدی پہلو رکھنے والی چار رکعت ایک ہی سلام پر پوری کی جاتی ہے۔ یہ عام طور پر فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں۔ تاہم فرض کے بعد بھی اس کی بجاآوری روا ہے جیسا کہ بیان گزر چکا ہے۔ (ii) سنت راتبہ وتر کی تین رکعت کی بجاآوری ایک ہی سلام پر کی جاتی ہے۔ اس کے بارے میں بھی تفصیل گزر چکی ہے۔

نوافل کی چار صورتیں مستثنیٰ قرار پاگئی ہیں، جو یہ ہیں۔

(i) چار رکعت نماز تسبیح ایک ہی سلام پر پڑھی جاتی ہے۔ تاہم دو سلام پر بھی روا ہے۔

(ii) ماہ رمضان المبارک میں جمعۃ الوداع کے موقع پر سنت جمعہ سے قبل پڑھی جانے والی چار رکعت نفل جو ایک سلام پر پوری کی جاتی ہے۔ عوامی اصطلاح میں نماز قضائے عمری کہتے ہیں۔

(iii) کسی بھی جمعہ کے روز ظہر اور عصر کے درمیان نسیان فوائت کی صورت میں پڑھی جانے والی چار رکعت نفل نماز جو ایک سلام پر پوری ہو جاتی ہے۔

(iv) ماہ رمضان المبارک کی پندرہویں شب کو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی نماز زیارت چار رکعت جو ایک ہی سلام پر پوری کی جاتی ہے۔

ان چاروں صورتوں کے سوا مسنون نمازوں اور نوافل کی بجاآوری کا سب سے بہتر طریقہ ہر دو رکعت کی تکمیل پر سلام پھیرنا قرار پاتا ہے۔ علاوہ ازیں عشاء کی سنت راتبہ دو رکعت کے سوا باقی تمام مسنون نمازوں اور نوافل کی بجاآوری بیٹھ کر نہیں بلکہ کھڑے ہو کر کرنا سب سے بہتر طریقے قرار پاتا ہے۔

ضروری ہدایات

وتر اور تہجد رات کو پڑھی جانے والی نماز ہیں۔ پو پھٹنے سے کچھ قبل تک دونوں نمازیں پڑھی جاسکتی ہیں۔ پو پھٹنے پر ان کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ دونوں نمازیں سنن راتبہ میں شامل ہیں۔ ان کی کوئی قضا واجب نہیں۔

☆☆☆

عیدالاضحیٰ مبارک ہو

ادارہ نوائے کی جانب سے تمام قارئن نوائے صوفیہ کو عیدالاضحیٰ کی تمام خوشیاں مبارک ہو اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ قارئین نوائے صوفیہ اور تمام اہل تصوف کو تمام قدرتی وناگہانی آفات وبلیات سے محفوظ رکھ کر اگلے سال بھی یہ خوشی دیکھنے کی نصیب عطا فرما آمین۔

کلامِ اقبال سے انتخاب

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں
تہی زندگی سے نہیں یہ فضائیں
یہاں سینکڑوں کارواں اور بھی ہیں
اگر کھوگیا اک نشیمن تو کیا غم
مقاماتِ آہ و فغاں اور بھی ہیں
تو شاہیں ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہیں
گئے دن کہ تنہا تھا میں انجمن میں
یہاں اب مرے رازداں اور بھی ہیں

(بالِ جبریل)

تصوف

علی محمد نوشاد براہوی

مادہ پرستی الحاد کے اس دور میں تصوف پر طرح طرح کی الزام تراشیاں ہو رہی ہیں اپنے اور بیگانے سب نے اسے تنقید کا نشانہ بنایا اور اعتراضات کی بوچھاڑ کر رکھی ہے۔ غیر مسلم معرفین کے اعتراضات کی وجہ تو سمجھ میں آتی ہے مگر رونا تو یہ ہے کہ مسلم ناقدین نے بھی کسی قسم کی کمی چھوڑی تصوف کو کبھی یونانی فلسفہ سے ماخوذ قرار دیا گیا کبھی ہندومت کے جوگیوں سے اور کبھی عیسائیت سے اس کا رشتہ جوڑا گیا۔ کبھی اس کے ڈانڈے بدھ مت اور بھگتی تحریکوں سے جاملائے کبھی جہری اور ضربی ذکر پر اعتراضات کئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ چلہ کشی اور خانقاہی نظام بدعت ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں اس کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔

یہ تمام اعتراضات محض لاعلمی اور تصوف کی حقیقی روح سے لاعلمی کی بناء پر ہو رہے ہیں اور یہ سب کچھ اس چشمہ فیض کو بدنام کرنے کی کوشش ہے۔ جس نے خزاں گزیدہ ادوار میں بھی دین متین کی شجر کی آبیاری کی ہے اور اغیار کی مساعی کی تند و تیز آندھیوں میں بھی چراغ مصطفوی کو جلائے رکھا۔

حقیقت یہ ہے کہ رسول کریمؐ اور صحابہ کرامؓ کے زمانے کے بعد ادوار میں دین کو زندہ رکھنے والی صوفیہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذاتہائے ستودہ صفات ہی تھیں جنہوں نے نہ صرف خانقاہوں میں تربیت حاصل کرنے والے افراد کو اسلام کی حقیقی روح سے روشناس کیا اور ان کے دل میں عشق کی شمع روشن کی بلکہ دور دراز کے کفرستانوں میں بھی اسلام کی سطوت کے چراغ روشن کئے اور لاکھوں کی تعداد میں بے دین لوگوں کے دلوں کو اسلام کے نور سے منور کیا اور اصنام پرستی کی لعنت سے نجات دلائی۔

برصغیر پاک و ہند کے کفرستانوں میں یکے بعد دیگرے صوفیائے کرام تشریف لائے ان میں حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی، خواجہ اسحاق ختلانی، سید محمد نور بخش ان کی تبلیغ کی بدولت یہاں پر لاکھوں غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے یہ سب ان صوفیہ کرامؒ کے اخلاق حمیدہ کا جادو تھا جو کہ تصوف کی بھٹی سے کندن بن کر نکلے۔

تصوف کوئی نئی چیز نہیں ہے اپنی روح اور مقصد کے اعتبار سے یہ دین کی تکمیل صورت اور اساس کی حیثیت رکھتا ہے اگر ہم آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں اصحاب صفہ پر نظر ڈالیں تو سچا صوفیہ کرام والا رنگ نظر آتا ہے وہ صبح و شام اللہ کی یاد میں مگن رہتے اور دُنیاوی دھندوں اور بکھیڑوں سے کنارہ کش اور آزاد تھے اور سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔

جن برگزیدہ ہستیوں نے تصوف کی وسیع و عریض وادیوں کی جادہ پیائی کی سلوک و طریقت کی منازل طے کیں اور عشق و اخلاق کی روشنی میں منزل مقصود تک سفر کر کے پہنچے سب نے عشق خداوندی اور سنت رسولؐ پر سر تسلیم خم کیا اور حقیقی معنوں میں غازیان معنوی قرار پائے۔

افسوسناک پہلو

دُنیا میں افراد کی کشمکش والی صورت حال بھی ایک مسلمہ امر ہے۔ نظریاتی کشمکش، برہانی کشمکش، ظاہری کشمکش اور معنوی کشمکش کی صورتیں عالم انسانیت کی معنوی صحت اور سقم کے اسباب قرار پاسکتی ہیں۔ دُنیائے تصوف کے شہریوں کے لئے ایک نہایت ہی افسوسناک پہلو یوں سامنے آیا کہ تصوف کے اندر کچھ زنگی پیداوار بھی شامل کر دی گئی۔ اس کی وجہ سے تصوف کا بوارہ بھی اسلامی تصوف اور غیر اسلامی تصوف کی صورت میں رونما ہوتا نظر آیا۔ گویا تصوف میں بعض غیر اسلامی نظریے کی آمازش نے تصوف کو بدنام کیا اور حقیقی تصوف جو اسلام کی رُوح ہے اُس نے بدعات کی کھچڑی پکنے لگی۔ دوسرے سلسلۂ ذہب کے بزرگان دین نے تصوف کے اسلامی تصور کو اجاگر کرنے میں نمایاں علمی کارنامے انجام دیئے ہیں۔ ہم نے اپنے اصحاب کرامات بزرگان دین کی تعلیمات کے مطابق عملی زندگی بسر کرنے میں مجرمانہ کوتاہی کی جس کی وجہ سے ہمارا معنوی حلیہ ہی بگڑ گیا اور ہم بدعات کے پرستار بن گئے۔ اوہام پرستی کو ہم نے اہمیت دی اور شریعت محمدیہ کے مطابق عمل پیرا رہنے کو باعثِ عار سمجھا۔ اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ تلخ ترین تجربہ شاہد ہے۔ ہوش میں آنے کی ضرورت ہے۔ بقول شاعر

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دُنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

☆☆☆

فرمودات شاہ ہمدان علیہ الرحمۃ

☆ اگر تو بیدار دل ہے تو بڑوں کی عزت کر۔
☆ بے ہودہ باتوں کو تمام آفتوں کا راز جان لو۔
☆ حیاتِ جاودانی چاہتے ہو تو حق کے ساتھ رہو۔
☆ صدقِ دل سے مانگو تاکہ مل سکے۔
☆ سب کا بوجھ اٹھاؤ تاکہ لوگوں میں باعزت بن جاؤ۔
☆ ہر کسی کے ساتھ نہ بیٹھ تاکہ تو برباد نہ ہو جائے۔
☆ اگر فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہو تو نصیحتیں سنو۔
☆ دُنیا پرست لوگوں کی صحبت سے دور رہو تاکہ تمہارا دل سیاہ نہ ہو جائے۔
☆ اگر باعزت رہنا چاہتے ہو تو اپنے اختیار کو غلط استعمال نہ کرو۔
☆ خدا کے سوا کسی اور پر اعتماد نہ کرو تاکہ پچھتانا نہ پڑے۔

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

اقوال لقمان علیہ السلام

اے بیٹے! جھوٹ بولنے والے کے چہرے کی رونق زائل ہو جاتی ہے۔
اے بیٹے! جنازوں کی شرکت آخرت کی یاد دلاتی ہے۔
اے بیٹے! لوگوں سے اچھی بات خندہ پیشانی سے کر، یہ تجھے محبوب بنا دیگی۔
اے بیٹے! لوگوں کی تعریف کا خواہشمند نہ ہو۔
اے بیٹے! جب کسی کے گھر جاؤ تو زبان اور آنکھ کی حفاظت کرو۔
اے بیٹے! جسم کو گندگی سے، زبان کو غیبت اور گالی سے پاک رکھ۔

شاہ ہمدانؒ کے حالاتِ زندگی

محمد عبداللہ ناصح کریس

حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانیؒ جنہیں (سلطان اولیاء، برہان الاصفیا، قدوۃ العارفین زبدۃ المحققین مجمع الاسماء والصفات جامع المجمع المجلیات محی شریعۃ الشریعۃ والطریقۃ والحقیقۃ ختم المتقدمین زندہ المتاخرین وارث الانبیاء والمرسلین مرشد الاولیاء و طریق الحق والیقین مرکز دائرۃ الوجود الہادی الی مقصود قطب الاقطاب الکامل والمکمل الصمدانی علی ثانی کے القاب سے کیا جاتا ہے۔ آٹھویں صدی ہجری یعنی چودھویں صدی عیسوی کی ایک بڑی شخصیت تھے۔ یوں تو آپ نے کئی ملکوں میں اسلام کی تبلیغ فرمائی مگر ایران، روس، افغانستان اور برصغیر پاک و ہند کے کئی علاقوں میں آپ کی تبلیغ اور دینی خدمات کی کیفیت زیادہ نمایاں ہے۔ وادی جموں و کشمیر اور اس کے ملحقہ علاقوں کے آپؒ بہت بڑے محسن تھے۔ آپ کی اور آپ کے ساتھ آنے والے سینکڑوں ایرانی سادات کی اولاد اب بھی برصغیر کے کئی علاقوں میں موجود ہے۔ سید علی ہمدانی عربی اور فارسی زبانوں میں سو سے زائد کتابوں کے مصنف اور عرفانی شاعر تھے۔ مگر عام مسلمانوں کی خاطر آپ کی تبلیغی، علمی خدمات، تصانیف و شعر سے زیادہ اہم ہیں۔

ابتدائی حالات: شاہ ہمدانؒ کی پیدائش کے بارے میں اتفاق ہے کہ آپ دوشنبہ بارہ رجب سات سو چودہ ہجری کے مطابق 22 اکتوبر 1314ء کو ایران کے مشہور شہر ہمدان میں پیدا ہوئے۔ آپ حسینی سادات میں سے تھے۔ حسینی اور علوی سادات کو ایران میں بڑا احترام حاصل رہا۔ شاہ ہمدانؒ کے والد سید شہاب الدین ہمدان کے امراء میں سے تھے۔ اس کے باوجود ان میں حد درجہ کی انکساری اور تواضع تھی۔ مبصرین نے آپ کے علم، فضل اور زہد و تقویٰ کی تعریف کی ہے۔ شاہ ہمدانؒ کی والدہ محترمہ سیدہ فاطمہ ایک باصلاحیت اور نیک سیرت خاتون تھی۔ ڈاکٹر محمد ریاض کے مطابق آپ کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں اور سب کی تعلیم و تربیت پر آپ نے پوری توجہ دی۔ شاہ ہمدان نے اپنی والدہ ماجدہ کے تربیتی اثرات کا ذکر فرمایا ہے۔ شیخ علاؤ الدولہ سمنانی اس عہد کے مشہور عارف تھے جنہوں نے عرب و عجم کے کئی باکمال افراد کی تربیت فرمائی۔ آپ شاہ ہمدان کے رشتے کے ماموں تھے، والدہ نے بچپن ہی سے شاہ ہمدان کو حضرت علاؤ الدولہ سمنانی کی نگرانی میں دے دیا اور حقیقت یہ ہے کہ انہی کی تعلیم و تربیت کے نتیجے میں علی ہمدانی علی ثانی بنے۔ شاہ ہمدان نے ابتدائی تعلیم ہمدان کی مساجد میں حاصل کی۔ اس دور کے رواج کے مطابق آپ نے قرآن مجید حفظ کیا۔ پھر عربی اور فارسی اور دیگر علوم اسلامی کی تعلیم پر توجہ دی اور بارہ سال کی عمر میں آپ نے خاصی استعداد حاصل کر لی تھی۔ اس وقت حضرت علاؤ الدولہ سمنان آئے اور باطنی تربیت کے لئے اپنے ایک خاص اور باکمال مرید شیخ اخی علی دوستی سمنانی کے تلامذہ میں شامل کیا شاہ ہمدان چند سال حضرت اخی کے زیر سایہ رہے۔ اس کے بعد آپ نے شیخ شرف الدین محمود مزدقانی کے ہاں گزارا جو کہ شیخ اخی

علی کے استاد اور حضرت علاؤ الدولہ کے مرید تھے۔ شاہ ہمدان ذکر کی اعلیٰ تربیت حاصل کرنے کی خاطر ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خود شیخ اخی علی دوستی نے انہیں ایسا کرنے کا حکم دیا تھا۔ مزدقن کے خانقاہ میں زیر تربیت ہونے کے دوران شیخ محمود کی اجازت سے شاہ ہمدان، ہمدان و سمنان جاتے رہے۔ بہر حال ظاہر ہے شاہ ہمدان شیخ علاؤ الدولہ کے علاوہ ان کے دو مرید شیخ اخی علی دوستی اور شیخ محمود مزدقانی سے بیک وقت استفادہ کرتے رہے۔ یہ سب بزرگ کبرویہ سلسلہ کے پیرو تھے جو کہ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ سے منسوب ہے۔ حضرت نجم الدین کبری شیخ ضیاء الدین سہروردی کے مرید تھے جو شیخ شہاب الدین سہروردی کے ماموں تھے۔ کبرویہ سلسلہ سہروردیہ طریقے سے ملتا جلتا ہے۔ خلاصۃ المناقب میں شیخ نور الدین بدخشی نے لکھا ہے شاہ ہمدان نے سمنان اور مزدقان کی خانقاہوں میں بڑی سخت تربیت پائی تھی۔ یوں تو ان کے پیران طریقت ان کی استعداد اور ظاہری اور باطنی لیاقت کے بے حد قدر دان تھے اور انہیں سید علاؤ الدولہ اور سید شہاب الدین کا بے حد محاضا تھا مگر تربیت و اصلاح کے معاملے میں وہ بہت سخت تھے۔ روحانی تربیت سے دلچسپی لینے والوں کی خاطر یہ بات قابل توجہ ہے کہ شیخ اخی علی دوستی نے ایک مرتبہ زدوکوب کیا تھا اور شیخ محمود نے انہیں حکم دیا تھا کہ مزدقان کی خانقاہ کی صفائی کیا کرے۔ شاہ ہمدانؒ نے پیران طریقت سے زدوکوب کرنے اور ادنیٰ کاموں کے انجام دینے کو ہمیشہ روحانی ترقی میں مددگار پایا۔ جب ہم ان کے کئی دن تک نیند اور آرام سے محروم رہنے اور جسمانی کام اور سخت ورزشوں کے واقعات کو پڑھتے ہیں تو بڑا تعجب ہوتا ہے اور ان کے روحانی کمالات کا ثبوت ملتا ہے شاہ ہمدان اکیس برس کی عمر تک ظاہری اور باطنی کے تعلیم و تربیت کے کاموں میں مصروف رہے۔ خداوند تعالیٰ نے آپ کی کوششوں میں برکت دی اور آپ کے علم اور روحانی منزلوں کو طے کرتے چلے گئے۔ مگر پیران طریقت کو ابھی آپ کے جواہر مزید چمکانے تھے۔ 734 ہجری میں شیخ علی دوستی کا انتقال ہوا۔ اس سال محمود مزدقانی نے شیخ علاؤ الدولہ کے مشورے سے شاہ ہمدان کو عالمی سیاحت کے لئے منتخب فرمایا اور آپ کو حکم فرمایا کہ اسلامی ممالک کا سفر کریں اور اس طرح اسلام کی تبلیغ اور لوگوں کی اصلاح کی خاطر تجربے حاصل کرے۔ شاہ ہمدانؒ کی روحانی تربیت اور علمی تجربوں کے شعر کا سلسلہ بیس برس تک جاری رہا۔ اب ہم ذیل میں قارئین کی خدمت میں شاہ ہمدان کے اشعار کی حدود اور سفر کے دوران رونما ہونے والے واقعات کا ذکر کریں گے۔

دورِ تربیت کے اشعار کی حدود

شاہ ہمدان کے سفر و سیاحت کے حالات خلاصۃ المناقب اور نویں صدی ہجری کے ایک مؤلف شیخ حیدر بدخشی کی کتاب مستورات (منقبۃ الجواہر) میں تفصیل سے دیکھے جاسکتے ہیں۔ آپ نے معروف قول کے مطابق راستہ بدل بدل کر سارے عالم اسلام میں تین بار سیر فرمائی۔ بلکہ بعض ایسے علاقوں میں تشریف لے گئے جہاں غیر مسلم آباد تھے۔ ایسے علاقوں میں ایک روم ہے جہاں آپ کی کوششوں سے کئی سو مسیحی افراد مسلمان ہوئے تھے۔ آپ اکثر و یکتا و تنہا ہی رہے۔ بعض اوقات (البتہ) دیگر سالک اور ارادتمند آپ کے ساتھ رہے۔ شاہ ہمدانؒ نے اپنے سفروں کی کیفیت کو کسی سفرنامے کی صورت میں ترتیب نہیں دیا ورنہ ان کا سفرنامہ معاصر ابن بطوطہ کے سفرنامے سے غالباً دلچسپ ہوتا! جو حالات ہمیں معلوم ہیں وہ شاہ ہمدان کی

یادداشتوں پر مبنی ہیں۔ بعض دفعہ ان واقعات کا محل و مقام بتانا مشکل نظر آتا ہے۔ اتنا معلوم ہوتا ہے کہ شاہ ہمدانؒ نے اپنی سیاحتوں میں غیر معمولی جانفشانی کا ثبوت دیا اور تکالیف کی پروا نہیں کی۔ کتاب خلاصۃ المناقب میں لکھتے ہیں کہ شاہ ہمدان ابدال میں سے تھے۔ ابدال بیک وقت دُنیا میں صرف سات ہوتے ہیں۔ ان کے کام لوگوں کے اصلاح وتبلیغ وارشاد پر ہوتا ہے۔ اسی خاطر اکثر سفر میں رہتے ہیں۔ شاہ ہمدان کے سفروں کا اصل یہی ہے شاہ کے ہمدان کے سفروں میں کئی روم برصغیر پاک وہند کئی عرب ممالک ایران اور چند ملکوں کے بعض و مقامات کا ذکر ملتا ہے۔ ڈاکٹر محمد ریاض کے مطابق ان میں رے بلغ بخارہ بدخشاں (احساس) شمالی چین) یزد ختلان (کولاب) بغداد فارو الہند شیراز اروبیل مشہد دمشق سیرازیب ترکستان تبت لداخ حرمین شریفین وادی جموں وکشمیر بلتستان اور نگر قابل ذکر ہیں۔

دورانِ سفر عجیب واقعات

شاہ ہمدان نے اپنے تربیتی سفر کی بعض تکالیف اور عجیب واقعات کا بیان فرمایا ہے ان کے حالات کافی طویل ہیں۔ ہم یہاں صرف چند روایات کے بارے میں اشارے پیش کرتے ہیں۔

1- آپ نے ایک بار 28 دن تک بھوکے پیاسے سفر جاری رکھا۔ ایک بار 24 فرسنگ کے فاصلے تک ستائے بغیر مسلسل چلتے رہے اور تھکاوٹ کا احساس تک نہیں ہوا۔ ایک بار انے پاس موجود غذا کو دوسرے حاجت مندوں میں تقسیم کیا اور خود کئی دن تک بھوکے رہے اور یہ سفر جاری رکھا۔ پھر بعض لوگوں نے آپ کو مسافر جان کر کھانا کھلایا اور مدد کی۔

2- آپ کسی دریا کا سفر کر رہے تھے کہ کشتی ٹوٹ گئی اور آپ تیرتے ہوئے بڑی مشکل سے کنارے لگے۔ مگر آپ غول بیابانی اور شیاطین سے نہ گھبرائے اور ذکر خداوندی کی برکت اور ایمانی قوت کی تاثیر سے انتہائی نیک لوگوں کے ہجوم سے گزرے اور آپ کو کوئی اذیت نہ پہنچی۔

3- شاہ ہمدان ایک سفر میں حج بیت اللہ کی نیت کر بیٹھے۔ اس کی خاطر اس کی ضروری زادِ راہ بھی ساتھ لیا۔ مگر راستے میں کچھ حاجتمندوں کو دیکھا تو سب کچھ انہیں دے ڈالا۔ آپ راستے میں مالی دشواریوں کی سوچ رہے تھے کہ ایک نیک خاتون غیبی مدد کے طور پر ظاہر ہوئی۔ خاتون نے دیکھتے ہی آپ کو نام لے کر پکارا اور پوچھا کہ کیا آپ علی ہمدانی ہیں؟ شاہ ہمدانؒ نے اثبات میں جواب دیا۔ خاتون بولی میں نے ایک خواب صدق میں آپ کو دیکھا تھا۔ میں نے بارہ ہزار درہم حج کی خاطر جمع کیے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے مجھے خواب میں شرف بخشا اور فرمایا کہ حج کی خاطر جمع کوے گئے درہم میرے فرزند علی ہمدانی کے حوالے کردے۔ اسے اس کی ضرورت ہے۔ تمہارا حج بعد میں ہو جائے گا۔ یہ گفتگو سننے کے بعد وہ بارہ ہزار درہم آپ نے قبول کر لئے۔ اور اسی رقم سے حج کیا۔ اور کئی حاجت مندوں کی حاجت پوری کرتے رہے۔

4- مشہور ہے کہ حضرت آدم صفی اللہ کے قدم کا نشان اور سراندیب (سری لنکا) میں ہے اور دوسرا شمال چین کے شہر زبتون میں ہے۔ شاہ ہمدان نے یہ دونوں مقامات دیکھے۔ وہاں پہنچنے میں بے حد تکالیف برداشت کیں سراندیب میں قدم آدمؑ کے مقام پر آپ نے اعتکاف فرمایا۔ وہاں آپ کو روحانی ترقی کی بشارت ملی۔ کئی صوفیاء نے حضرت خضرؑ سے ملنے کا ذکر کیا ہے۔ ایسے بزرگوں میں سے شاہ ہمدان بھی شامل ہے۔ اپنے سفر کے دوران کئی دفعہ حضرت خضرؑ سے ملے۔ ایک بار اپنے مرید نورالدین جعفر بدخشی

سے فرمایا کہ حضرت خضرؑ سمندر کے کنارے رہتے ہیں آپ کی بیوی اور دس بچے ہیں مگر بیوی بچوں کو آپ کے خضرؑ ہونے کا علم نہیں ہے
(حوالے کے لئے دیکھئے سید علی ہمدانی از ڈاکٹر محمد ریاض)

5- شاہ ہمدان اپنے سفر اور روحانی تجربوں کے بارے میں اپنے استاد اور مرشد حضرت محمود مزدکانی کو بتاتے رہے۔ سفر کے اختتام کے وقت آپ اسفرائن چلے گئے۔ وہاں آپ حضرت شیخ محمد بن محمد ازکانی (متوفی 771 ہجری) سے ملے۔ ان سے مراقبہ حاصل کیا۔ شاہ ہمدان اس وقت چالیس برس کے تھے شیخ محمد ازکانی نے اپنے پیر طریقت شیخ علاالدولہ سے ان کی قرابت اور استعداد کی بنا پر شاہ ہمدان پر پوری توجہ دی۔ اور انہیں غافل پایا اور فرمایا کہ آپ دنیا بہت دیکھ چکے ہیں اور تجربے حاصل کر چکے ہیں۔ آپ کو اصلاح و تعلیم کا فریضہ سونپا گیا ہے۔ اس لئے اپنے گھر پہنچ کر تجرد کے آثار مٹا دیں اور شادی کریں اور دین کے ساتھ دنیا کو بھی اپنائیں۔ حضرت شاہ ہمدانؒ نے اسی ہدایت پر عمل کیا۔

ہمدان اور دیگر علاقوں میں شاہ ہمدان کی سرگرمیاں

حضرت شاہ ہمدانؒ 753 ہجری میں اپنے شہر ہمدان لوٹے۔ اس وقت سے 772 ہجری کے بیس سالہ عرصے میں آپ ہمدان اور ملحقہ علاقوں میں تبلیغ و ارشاد کے کاموں میں مصروف رہے۔ تصانیف و تالیف کا کام بھی جاری رکھا۔ آپ کی زندگی کا یہ عرصہ ہم پر زیادہ نمایاں نہیں تاہم ضروری ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔ شاہ ہمدان نے اپنے گھر سے مستقل مسجد میں ہمیشہ درس دیتے اور دین کے حقائق اور معارف بیان کرتے تھے اسی مسجد کو آپ نے بنوایا تھا۔ آپ کی عبادت، زہد، اعلیٰ اخلاق باعمل گفتار کے زیر اثر کتنے ہی لوگوں کے اخلاق بدلے اور لوگ اپنی ظاہری اور باطنی اصلاح میں لگے تھے۔ شاہ ہمدان کے مکان کے نزدیک گنبد علویاں کے نام سے ایک معروف عبادت گاہ ہے۔ جسے سادات ہمدان نے سلاجقہ کے عہد میں بنایا تھا۔ اب ایک آثار قدیمی کے طور پر محفوظ ہے گنبد علویاں کے خانے میں سادات کی قبریں ہیں۔ ان کے ناموں کے بارے میں اختلاف ہے۔ حضرت شاہ ہمدان فرصت کے اوقات اس تہہ خانے میں عبادت و مناجات میں مصروف رہتے تھے اور زیر زمین راستے سے اسی تہہ خانے اور لوگوں کو ملا رکھا تھا۔ آپ حسب ضرورت دوسروں کی نظر کے بغیر آمد و رفت کا سلسلہ جاری رکھ سکے۔

ڈاکٹر محمد ریاض اور گنبد علویاں

ڈاکٹر ریاض لکھتے ہیں کہ راقم الحروف نے اگست 1967ء میں گنبد علویاں کی زیارت کی اور اس روحانی مقام کے بارے میں درج ذیل دلچسپ روایات سنی۔

1- اگر کسی کی کوئی عزیز گم ہو جائے تو وہ گنبد کے تہہ خانے میں اُتر کر اُسے آواز دے اُس کے بعد خود گنبد علویاں کی دیوار سے ہنسنے کی یا رونے کی آواز آئے گی۔ ہنسنا اس بات کی علامت ہوگی کہ وہ عزیز ابھی زندہ ہے اور مل جائے گا جبکہ رونے کی آواز اس کے فوت ہو جانے کی دلیل ہوگی۔

2- اگر کوئی ایسا قاتل وہاں لایا جائے جس نے کسی بے گناہ کو جان بوجھ کر قتل کیا ہو تو غیب سے دو تلواریں نمودار ہوں گی اور اُسے ٹکڑے ٹکڑے کریں گی۔ عوام اس قسم کی روایات کو شاہ ہمدان کی کرامات بتاتے ہیں۔ (دیکھئے کتاب سید علی ہمدانی، صفحہ 114 از ڈاکٹر محمد ریاض)

باقی صفحہ ۳۹ پر

عہد نبوی کا نظام تعلیم

محمد ابراہیم شاکر تھلوی

سرور کائنات کی حیات اقدس کا ایک پہلو "معلم انسانیت" کے طور پر ہمارے سامنے آتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔" ایک اور جگہ فرمایا "میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں تاکہ بہترین اخلاق کی تکمیل کروں" اور یہ بات کتاب مکارم اخلاق میں یہاں مذکور ہوئی اس کے علاوہ قرآن پاک اور حدیث نبوی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے ہر مسلمان مرد عورت پر حصول علم کو فرض قرار دیا۔ ارشاد ہوتا ہے "طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم والمسلمۃ" علم حاصل کرنا تمام مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔ اور قدیم ادوار کے فرسودہ تصورات کی رو سے علم حاصل کرنا ایک خاص خاندان یا طبقے کی میراث سمجھا جاتا تھا۔ اور مخصوص خاندان یا طبقے سے باہر کوئی شخص اس امر کا مجاز نہ تھا کہ علم حاصل کر سکے مگر حضور اکرمؐ نے واضح الفاظ میں اس غلط فہمی سے پردہ اٹھایا اور اعلان فرمایا کہ طلب علم ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے۔ اس سلسلے میں حضورؐ نے جو تعلیم دی وہ ہر دور اور ہر زمانے کے لئے قابل عمل اور ایک روشن مثال کی حیثیت رکھتے ہیں۔

حضور اکرمؐ کے نظام تعلیم کا انحصار کسی قیاس آرائی مجرد اندازوں یا تخمینوں پر نہیں ہے بلکہ خداوند عالم وحدہ لاشریک کی ذات پر ہے۔ جس میں بنیادی بات اپنی ذات کا شعور حاصل کرنا ہے۔ یہ تصور انسان کو اس وحدت سے آشنا کرتا ہے جس کے تحت تمام شعبہ ہائے حیات ایک ہی اکائی کے مختلف حصے ہیں۔ جنہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا زندگی کو مختلف خانوں میں بانٹ کر جو غلطی ہوئی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ انسان مجموعی طور پر خود کو نہ سمجھ سکا اور صرف تجربات کے سہارے فلسفوں کے برج تعمیر کرتا رہا حضورؐ انسانی زندگی کا مجموعی طور پر مطالعہ فرماتے ہیں ان کی یہاں ہر شعبہ کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے اور اس کے لئے واضح تعلیمات اور ہدایات موجود ہیں گویا حضورؐ کے فلسفہ تعلیم کی بنیادیں زندگی کی وحدت و توحید کے شعور وعقل کی یک رنگی اور انسان دوستی کی پر مبنی ہے۔ ان بنیادوں پر جب کوئی نظام تعلیم بنایا جائے تو حقیقی اسلامی نظام تعلیم کہلائے گا۔

حضورؐ نے تعلیم کے بارے میں فرمایا کہ اگر علم حاصل کرنے میں دور ہی سفر کرنا پڑے تو پھر بھی علم حاصل کرو۔ "علم حاصل کرو اگرچہ تمہیں چین ہی جانا پڑے" اور علم حاصل کرنے کیلئے مدت نہ صرف بچپنی ہے، نہ جوانی ہے، بڑھاپا بلکہ ایک جگہ فرمایا "علم حاصل کرو ماں کی گود سے گور تک" اور حضورؐ کو پہلی وحی ہوئی وہ علم ہی کے متعلق ہوئی اور حضرت آدم علیہ السلام کو اس علم ہی کی وجہ سے مسجود ملائکہ ٹھہرا اور علم کے حاصل کرنے والے شخص (طالب علم) کے متعلق حضورؐ نے فرمایا کہ جو قرا و حدیث کے علم حاصل کرے تو فرشتے اس کے پاؤں تلے پر بچھاتے ہیں۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: "جو شخص علم کے راستے پر چلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کو جنت کے راستوں میں ایک راستے پر چلا دیتا ہے۔" ایک اور جگہ فرمایا کہ: "جو علم کی راہ میں مرے تو گویا وہ شخص شہید ہوا۔" معزز قارئین! ہم نے دیکھا کہ حضورؐ نے علم کے متعلق اور طالب علم کے متعلق کیا ارشادات فرمائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضورؐ کے اس مشن یعنی تعلیم قرآن و حدیث حاصل کرنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم

اعتکاف کے فوائد

(بسلسلہ تعارف صوفیہ نوربخشیہ)

شکور علی انور

شرعی اصطلاح میں اعتکاف سے مراد ایک ایسی عبادت انجام دینا ہے۔ جس میں معتکف ایک مقررہ مدت کے لئے دُنیا کے تمام مادی معاملات سے الگ تھلگ ہو کر باری تعالیٰ کے ذکر اور قیامت کی فکر کرنے کے لئے خود کو مسجد میں پابند کر دیتا ہے۔ عموماً یہ عمل رمضان شریف کے آخری عشرے میں بجا لایا جاتا ہے۔ بندہ خود کو مسجد میں ہی گوشہ نشیں کر لیتا ہے۔

ہم یہاں قارئین کی عملی اور علمی افادیت کے لئے قرآن وسنت کی روشنی میں اس عمل عظیم کے معروف طرائق و حقائق پر بھی مختصر اروشنی ڈالتے ہیں۔ اعتکاف کے لئے بیٹھنے کے سلسلے میں شرائط و آداب کا علم رکھنا ضروری ہے چنانچہ قرآن و سنت کی روشنی میں اعتکاف رمضان المبارک کی ایک خصوصی اور مفید عبادت ہے۔ خاص طور پر آخری عشرے کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہونا ثابت ہے یعنی پورے شہر میں ایک فرد کی اعتکاف نشینی سے پورے شہر کے باقی لوگوں سے باز پرس نہیں ہوگی اور وہ گنہگار نہیں ہوں گے۔ دراصل اعتکاف رسول کریم ﷺ کا محبوب عمل اور خدا تعالیٰ کا بزرگ ترین حکم اور بزرگان سلف صالحین، اولیاء عظام اور انبیاء کرام علیہم السلام کا اعلیٰ طریقہ ہونا ثابت ہے۔ سلسلہ بیان میں اس کا ثبوت فراہم کیا جائے گا۔

اگر چہ اعتکاف کی حدود و شرائط اور آداب وارکان کے تعین کے سلسلے میں ہر مکتبہ فکر کے علماء وفقہا میں کثیر اختلاف پایا جاتا ہے لیکن اعتکاف کی اہمیت و افادیت اور فضائل کے بارے میں سب کا اتفاق ہے اور اس کے سنت ہونے میں کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ انسان کے روحانی، اخلاقی اور ایمانی ترقی و استحکام کے لئے یہ عظیم ذریعہ ہے باطن کی صفائی، عملی مشق، قرب خداوندی کا وسیلہ، لذت حق آشنائی کا بہانہ، چند دنوں کی خلوت ضرور ہے لیکن اس میں جلوت ہی جلوت، وصال ہی وصال ہے، سرور ہی سرور ہے۔ راز و نیاز، جذب و مستی، عشق وفنا کا عالمتاب موقع پایا جاتا ہے۔ اگر اعتکاف کی قدر پوچھنا چاہے تو کسی نیک صالح رازدار سے پوچھیں کہ جس نے اس کے اسرار و رموز سے خوب آگاہی حاصل کی ہو اور اس کی برکات و اثرات سے خود فائدہ اٹھایا ہو اور لوگوں کو فائدہ پہنچایا ہو اور کسی صوفی پاک و باطن سے پوچھو جو سال بھر اعتکاف و خلوت نشینی کے موقع کی تلاش میں کمر بستہ رہتا ہو جو بہار میں علم و عمل اور سیال میں خلوت و عزلت کی لطافتوں اور نزاکتوں سے بہرہ مند رہتا ہے۔ اعتکاف کے انوارات کوئی خوش نصیب ہی حاصل کر سکتا ہے اس کے فیض و برکات سے کوئی پاکدامن نیک سیرت ہی سرفراز ہو سکتا ہے اگر کوئی شخص اعتکاف کے فوائد و فضائل اور اس کے اسرار سے آشنا ہونا چاہتا ہے تو کسی تجربہ کار، اربعین گزاری محفل میں بیٹھ کر معلوم کرے۔ اگر اس کے انوار کا مشاہدہ کرنا چاہتے ہیں تو پروردگار کے حضور عجز و نیاز، خضوع، و خشوع کے ساتھ اعتکاف کی راتوں

میں سجدہ گزاری کر کے دیکھے۔ جُرم و عصیان کے دلدل سے نکل کر توبہ و مغفرت، بخشش و غفران چاہتے ہوئے درگاہ خداوندی میں گڑگڑا کے ملاحظہ کرے اور اگر لذتِ شوق وفنا سے آگاہ ہونا چاہتا ہے تو قلب و روح کو یادِ الٰہی میں مشغول و مصروف کر کے دیکھے۔ اگر چہ تجربہ ہی کے لئے سہی ایک دفعہ اس محبوب عمل کو اپنا کر ہی جانچنے کی کوشش کرے تو اس کے فیوض و برکات سے خود آگاہ ہو جائے گا اس کے اثرات سے باخبر ہوگا۔ یہی تو وہ لمحات ہیں کہ جسے انسان زندگی کا سرمایہ تصور کرتا ہے۔ گھربار، مال و دولت، بیوی بچے، عزت وجاہ، خواہشات و فاسد خیالات، حرص و لالچ اور تمام دُنیا سے کٹ کر ذکر خدا میں چند لمحات گزاریں تو یہ بندگی کی معراج ہونا ثابت ہوگا۔ اس عظیم نعمت و اکرام کی قدر و منزلت سے وہی آشنا ہو سکتا ہے جو محرم راز ہو، تجربہ کار ہو، اربعین گزار ہو۔ صوفی نیک دل، پاکیزہ روح اور پرہیزگار ہو۔ عارف طریق، عالم بحق ہو۔ تو اعتکاف اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین عبادات میں سے ہے جس سے باری تعالیٰ بہت زیادہ راضی ہوتا ہے۔ بندوں کے لئے سب سے مفید، درجات میں سب سے مجید اور افادیت میں سب کو محیط ہے۔ باری تعالیٰ کی نظر رحمت خاص ہو جاتی ہے۔ ذکر و فکر، مراقبہ، مشاہدہ، مجاہدہ، مکاشفہ، ریاضت و عمل اور خیرات کا موقع میسر آتا ہے اعتکاف ہی وہ عمل ہے جس میں ساری عبادات کی نسبت اس کے نتائج جلد برآمد ہو جاتے ہیں۔ روحانی اور قلبی سکون پا کر رضائے ربانی کا حصول ممکن ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ایک عظیم روحانی عمل ہے جس کے ذریعے نفس کے عوائق و امراض سے پاکی حاصل کی جاتی ہے۔ روحانی اور قلبی ثمرات کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ کشف و الہام، القا اور غیبی اشارے ہونے لگتے ہیں اگر چہ یہ کوئی منزل مقصد نہیں مگر روحانی ترقی کی راہ کا سنگِ میل ہونا یقینی ہے ظاہراً نبی کو نبوت اور رسول کو رسالت اور کسی ولی کو ولایت اعتکاف کے نورانی اعمال کے ذریعے ہی حاصل ہوئی ہے۔

ہر کہ آئینہ صافی نشداز زنگ ہور
دیدہ اش قابل رخسارۂ حکمت نبود

دز نور ریاضت گر آگہی یابی
جو شمع خنداق زماں ترک سر توانی کرد

حافظا گر قدم زنی در رہ خاندان عشق
بدرقہ رہت شود ہمت شحنۂ نجف

اعتکاف قرآن کی نظر میں

قرآن مجید کے احکامات میں اعتکاف کا حکم بھی شامل ہے۔ جس کا کوئی انکار نہیں کرسکتا ہے۔ باری تعالیٰ نے مختلف آیات میں اس کا تذکرہ فرمایا ہے چنانچہ ایک آیت میں یوں ارشاد ہوا ہے۔

1- وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ، وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِمَ مُصَلًّى ، (سورة البقرہ۔ آیت نمبر 125)

ترجمہ: اور یہ کہ ہم نے اس گھر (کعبے) کو لوگوں کے لئے مرکز اور امن کی جگہ قرار دیا تھا اور لوگوں کو حکم دیا تھا کہ ابراہیمؑ جہاں عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس مقام کو مستقل جائے نماز بنالو۔

2- وَ عَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ

لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر 125)

ترجمہ: اور ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی تھی کہ میرے اس گھر کو طواف اور اعتکاف اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک رکھو۔

3- وَاِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْـًٔا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِيْنَ وَالْقَآئِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ○ (سورۃ الحج، آیت نمبر 26)

ترجمہ: یاد کرو وقت جبکہ ہم نے ابراہیم کے لئے اس گھر (خانہ کعبہ) کی جگہ تجویز کی تھی (اس ہدایت کے ساتھ) کہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو، اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں اور قیام و رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پاک رکھو۔

4- ..... وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ، تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا. (سورۃ البقرہ۔ آیت نمبر 187)

ترجمہ: اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں، ان کے قریب نہ پھٹکنا۔

تو معلوم ہو گیا کہ ان مذکورہ آیات میں باری تعالیٰ نے اعتکاف کے بارے میں حکم شرعی کا اظہار کیا گیا ہے۔

اعتکاف اگرچہ باری تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان، ایک نعمت اور ایک عظیم سنت ہے۔ اعتکاف کرنے والا چند دن دنیا سے لاتعلق ہو کر مسجد میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔ شیطانی وسوسوں اور شیطانی افعال و اعمال سے بالاتر ہو کر صرف اللہ کی خوشنودی میں لگا رہتا ہے۔ اور وہ اس دوران کسی لمحہ میں ذکر خداوندی سے غافل نہیں ہوتا بلکہ خدا کا ذکر آخرت کی فکر کرتے ہوئے درگاہ خداوندی میں سجدہ ریز رہتا ہے اور گناہوں سے توبہ کر کے حقیقی معنوں میں رجوع الی اللہ کے زاویہ میں بیٹھ جاتا ہے اور یکسوئی اور دلجمعی کے ساتھ عبادت و ریاضت اور مجاہدے کی مختلف صورتوں میں مصروف کار رہتا ہے جس سے وہ اپنی تمام نفسانی خواہشات سے کلیتاً بچ نکلنے کا موقع حاصل کرتا ہے۔

دراصل اعتکاف ایک جامع اور کامل عبادت ہے جس میں دیگر بہت سے عبادات نماز، روزہ، صدقہ، ذکر و فکر، تسبیح و تہلیل، طہارت و پاکیزگی، تلاوت و نوافل، دعا و صلوٰۃ اور مغفرت وغیرہ شامل ہیں۔ اس طرح اعتکاف ایک ایسا عمل ہے جس میں مجاہدوں کی ابتدائی مشق اور ریاضت کے اعلیٰ درجات پائے جاتے ہیں جو زندگی کے دیگر لمحات کے لئے بڑا موثر سبب ثابت ہوتے ہیں اور زندگی ترقی کی منازل طے کرنے لگتی ہے۔ عملی میدان میں روحانی بلندیوں کو پانے کا اشارہ یقینی ہو جاتا ہے۔ روحانی سکھ اور چین پانے کے سلسلے میں اعتکاف نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ قرآن و سنت سے اس کے حکمت و فلسفہ کی بڑی وضاحت ملتی ہیاور بزرگان اولیاء و انبیاء کرام اور سلف صالحین کی زندگیاں اعتکاف و ریاضت کی لمبی داستانوں سے معمور ہیں اور اُن کو اس کے ذریعہ سے جو افادہ اور اضافہ حاصل ہوا ہے اور کسی عمل سے حاصل نہیں ہوا ہے۔ مختصراً ہم یہ بتانے پر مجبور ہیں کہ اعتکاف کا عمل ایک پیغمبرانہ عمل ہے اور صوفیانہ روش ہے اور روحانی انجلا اور حصول درجات کی راہ میں نفسانی خواہشات کا توڑ ہے۔ جسے ہر ولی نے اپنایا، ہر بڑے نے آزمایا، ہر نبی اور رسول

باقی صفحہ ۳۹ پر

مختصر سوانح حیات شاہ سید محمد نوربخش

سید شہاب الدین تھلسوی

میر سید محمد نوربخشؒ قہستانی 15 شعبان المعظم 795 ہجری کو ایران کے شہر قائن میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد جناب محمد اس امام الجن والانس حضرت علی رضا کے روضہ اقدس کی زیارت کے لئے خراسان آئے۔ زیارت سے فراغت کے بعد قائن میں اقامت گزین ہوئے اور آپ وہیں پیدا ہوئے آپ نے سات سال کی عمر میں قران مجید حفظ کیا۔ علوم ظاہری اور علوم باطنی میں بچپن ہی میں عبور حاصل کیا۔ سترہ سال کی عمر میں روحانی تعلیم و تربیت کے لئے زمانے کے قطب، مُرشدِ وقت خواجہ اسحاق ختلانی کی مُریدی اختیار کر لی۔ آپؒ اپنی خداداد صلاحیت کے بل بوتے پر بڑی تیزی سے طریقت و ریاضت کے منازل طے کرنے لگے اور بہت جلد اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے چنانچہ آپ کے استاد محترم خواجہ اسحاق ختلانی آپ سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے ایک غیبی اشارے کے تحت آپ کو نوربخش کا لقب دیا۔

صوفیان پاک باطن کے لئے خالصا رب کی عطا ہے نوربخشؒ یہاں تک کی آپ کے مرشد اپنے تمام مریدوں سمیت آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ 826 ہجری سے آپؒ نے لوگوں کو دعوت وارستار دینا شروع کیا۔ اس وقت حاکم وقت مرزا شاہ رُخ تھے۔ انہیں آپ کی دعوت حق سے بہت تکلیف ہوئی اور آپ کو مریدوں سمیت گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ بہر حال آپ کو قید کی صعوبتیں بھی کاٹنی پڑی آخر جلاوطن بھی ہوئے۔ پھر بھی آپ نے تبلیغ حق جاری رکھی۔ میر سید محمد نوربخش 850 ہجری تک گیلانی میں مقیم رہے۔ اس مدت میں آپؒ نے زبردست ریاضت و مجاہدے کئے آپؒ بہت بڑے وسیع النظر عالم ربانی تھے۔ آپ کی نظر میں ہر وہ شخص مسلمان ہے جو رُوبقبلہ ہو کر نماز قائم کرتا ہے اور ہر وہ شخص مومن ہے جو کبیرہ گناہوں سے بچا رہتا ہے۔ آپ کا محکم عقیدہ تھا کہ دین اسلام خیرالوریٰ محمد مصطفیٰؐ کی حیات طیبہ میں مکمل ہو چکا ہے۔ لیکن حضور اکرمؐ کے بعد دین اسلام میں کافی بدعتیں رائج ہوئیں تھی۔ لہذا آپؒ نے چاہا کہ دین اسلام سے اُن تمام بدعتوں کو ہٹایا جائے اور خود آنحضرتؐ کے زمانے میں رائج احکام کو زندہ کیا جائے اور واقعی آپؒ نے ایسا ہی کیا۔ الفقہ الاحوط جیسے لازوال اور لاجواب کتاب لکھ کر امت مسلمہ کے مابین اختلافات کو ختم کیا۔

آپ نے شریعت محمدیہ کو بلا کم وبیش عہد نبویؐ والی اصل صورت میں پیش کیا آپؒ نے یہ سعادت سلسلۂ الذہب کے آئمہ کرام اور اولیاء و مرشدین کے واضح ترین تواتر سندی یداً بیداً کی صورت میں حاصل کی۔ یہ سلسلہ مدینۃ العلم حضور اکرم کی دائمی صحبت اور خصوصی تربیت کے نتیجے میں اُن کے براہ راست باب العلم آدم الاولیاء حضرت علیؑ کے سینۂ انور میں پہنچا۔ پھر آئمہ کرام اور سلسلۃ الذہب کے اولیاء و مرشدین سے ہوتے ہوئے آپ کے سینۂ انور میں پہنچا تو آپ نے ایک اشارہ غیبی اور الہام ربانی کے تحت اُسے صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنے کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔ اس الہام ربانی کا اظہار آپؒ نے الفقہ

الدعوات میں انّ اللہ امرنی کے الفاظ سے کیا ہے۔ لہذا اس عظیم مفتیٰ کتاب پر عمل پیرا رہنے والے ہر فرد مسلک، اور روش کے اعتبار سے نوربخشی کہلاتا ہے۔

صوفیوں کا پیشوا ہے نوربخشؒ
منبع صدق و صفا ہے نوربخش

آیئے! اب ہم آپؒ کے تبلیغی دورے کا کچھ ذکر کرتے ہیں بلتستان میں اشاعتِ اسلام کے سلسلے میں مبلغ اول میر سید علی ہمدانیؒ کے بعد آپؒ کا تذکرہ آتا ہے۔ تاہم بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ شاہ سید محمد نوربخشؒ بلتستان میں وارد نہیں ہوئے جبکہ آپ بطور خلیفہ میر سید علی ہمدانیؒ 850 ہجری میں وارد بلتستان ہوئے سب سے پہلے آپؒ نے سکردو میں بادشاہ وقت سمیت تمام لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ ایک بھاری تعداد پہلے ہی میر سید علی ہمدانیؒ کے ہاتھوں اسلام قبول کر چکے تھے چنانچہ بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی اسلام قبول کیا۔

اسی طرح آپؒ شگر کریس وغیرہ میں بھی دعوت حق پہچانتے ہوئے خپلو پہنچے۔ ان علاقوں میں بھی باقی ماندہ بہت سے لوگوں کو حلقۂ اسلام میں داخل کر لیا۔ خپلو میں آپؒ تھوڑا عرصہ رہنے کے بعد یورگ زانکار (موجودہ ہندوستان) چلے گئے۔ وہاں اشاعتِ اسلام کے بعد آپؒ پھر اسی راستے سے ہوتے ہوئے واپس خپلو تشریف لائے۔ آخر بلتستان میں اشاعتِ اسلام کا مشن پورا کر کے سلترو (موجودہ سیاچن) کے راستے آپؒ یارقند چلے گئے۔

غرض میر سید محمد نوربخشؒ نے بلتستان کا تفصیلی دورہ کیا جن جن علاقوں میں میر سید علی ہمدانیؒ نہ جا سکے۔ آپؒ اُن علاقوں میں بھی تشریف لے گئے اور آوازِ حق پہنچائی۔ بہرحال تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ میر سید علی ہمدانیؒ کے بعد آپ ہی نے ان علاقوں میں فرقۂ نوربخشیہ کی بنیاد رکھی۔ 1936ء تک ان تمام علاقوں میں نوربخشی ہی تھے۔ بعد ازاں کچھ دوسرے فرقے کے مبلغ بلتستان آئے جن کی تبلیغ کی وجہ سے بڑے پیمانے پر لوگ مذہب تبدیل کر گئے۔ لیکن اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گانچھے میں 95 فیصد اور ضلع سکردو میں 20 سے 25 فیصد آپؒ کے عقیدتمند موجود ہیں۔

جب 850 ہجری کو مرزا شاہ رخ راہی عدم ہو گیا تب آپؒ اپنے وطن واپس لوٹے۔ سولغان نامی جگہ ایک گاؤں بسایا اور باقی ماندہ زندگی اپنے گاؤں میں درس و تدریس اور سالکین راہ حق کی تربیت میں گزارے اور بالآخر 14 ربیع الاول 869 ہجری کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

در سے خالی ہاتھ لوٹا ہے کوئی
معدن جود و سخا ہے نوربخشؒ

آپ کی چند مشہور تصانیف درج ذیل ہیں۔

الفقہ الاحوط۔ اصول اعتقادیہ۔ کشف الحقائق۔ معاش السالکین۔ مکارم الاخلاق۔ رسالہ معترف الطاطرہ۔ سلسلۃ الاولیاء۔ صحیفۃ الاولیاء۔ انسان نامہ۔ نوربخشیہ۔ رسالہ نوریہ وغیرہ

☆☆☆

✯

بقیہ (گزشتہ سے پیوستہ)

ترجمہ رسالہ فوائد

مولانا شکور علی انور، گلگت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلوص سے اعتقاد رکھنے والوں (ارادتمندوں) کے لئے خزانوں میں سے کوئی خزانہ بھی ظاہر کر سکتے ہیں۔ تمام اہل تحقیق اور اہل تقلید کے ہاں متفقہ بات ہے کہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خزانوں میں سے کوئی خزانہ ساتھ نہیں لائے تو یہاں عقل مندوں کو چاہیے کہ وہ یہ معلوم کریں کہ کیا انبیاء کرام، اشقیاء کی خواہشات کے تابع ہو سکتے ہیں کیونکہ دوسری آیت مبارکہ میں ارشاد خداوندی ہے کہ:

ولقد صرّفنا للنّاس فی ھذا القران من
کلّ مثل فابی اکثر النّاس الاّ کفورا o
وقالوا لن نّؤمن لک حتیّ تفجر لنا من
الارض ینبوعا o اوتکون لک جنّة مّن
نّخیل وّعنب فتفجر الانھر خللھا
تفجیرا o اوتسقط السّماء کما زعمت
علینا کسفا اوتاتی باللہ والملئکة
قبیلا o اویکون لک بیت مّن زخرف
او ترقی فی السّماء ولن نّؤمن لرقیک
حتی تنزّل علینا کتبا نّقرؤہ قل سبحان
ربّی ھل کنت الاّ بشرا رّسولا o

ترجمہ: ہم نے اس قرآن میں لوگوں کو طرح طرح سے سمجھایا مگر اکثر لوگ انکار ہی پر جمے رہے اور انہوں نے کہا "ہم تیری بات نہ مانیں گے جب تک کہ تو ہمارے لئے زمین کو پھاڑ کر ایک چشمہ جاری نہ کر دے۔ یا تیرے لئے کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ پیدا ہو اور تو اس میں نہریں رواں کر دے۔ یا تو آسمان کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ہمارے اوپر گرا دے جیسا کہ تیرا دعویٰ ہے۔ یا خدا اور فرشتوں کو رُو در رُو ہمارے سامنے لے آئے یا تیرے لئے سونے کا ایک گھر بن جائے یا تو آسمان پر چڑھ جائے اور تیرے چڑھنے کا بھی ہم یقین نہ کریں گے جب تک کہ تو ہمارے اوپر ایک ایسی تحریر نہ اتار لائے جسے ہم پڑھیں۔ اے نبیؐ ان سے کہو "پاک ہے میرا پروردگار! کیا میں ایک پیغام لانے والے انسان کے سوا اور بھی کچھ ہوں؟" (سورہ بنی اسرائیل، آیات نمبر 88-93)

اللہ تعالیٰ نے یہ جہاں والوں کی عبرت ونصیحت کے لئے ارشاد فرمایا ہے۔ کفار یہ کہتے تھے اے محمد ﷺ! ہم ہرگز ایمان نہیں لائیں گے۔ جب تک تو ہمارے لئے زمین سے چشمہ

نہ نکالے یا تو خود اپنے لئے کوئی باغ بسا لے جس میں کھجور اور انگور کے درخت ہوں پھر ان درختوں کے درمیان نہریں جاری نہ کرے۔ یا آسمان کو ریزہ ریزہ کر کے زمین بوس نہ کر دے یا اپنے خدا اور فرشتوں کو ہمارے سامنے اکٹھا کر کے حاضر نہ کر دے یا اپنے لئے ایک طلائی گھر تیار کر دے جو لال جواہرات سے مزین ہو یا جب تک خود آسمان کی طرف پرواز نہ کرے اور پھر واپس زمین کی طرف نہ آئے یا ایسی کوئی مکمل کتاب لائے جس کو پڑھ سکیں تو اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ان کے اُن سوالات کے جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اے محمد ﷺ آپ ان سے یہ کہہ دیں کہ میرا پروردگار پاک ذات ہے۔ میری حیثیت خدا کا بھیجا ہوا رسول اور ایک انسان کے سوا کچھ نہیں۔ بس بات واضح ہوگئی کہ ہمیں اسی بات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ جملہ کفار نے جو اس آیت میں مطالبہ کیا ہے اس کے جواب میں ارشاد ہوا کہ میں صرف ایک انسان کے سوا کچھ نہیں ۔ میں اس حد تک تمہارے مطالبات پورے نہیں کر سکتا۔ دراصل جب ازلی بدبختی اسکے حال کے موافق نہ ہو عبرت کے لئے یہی آیت کافی ہے۔

اگر نعوذ باللہ من ذالک اس حد تک ظلمت اور شقاوت اس کے ایمان کے لئے روگ اور رکاوٹ ہے تو اسے قتل کرنے کے سوا کوئی علاج نہیں۔ چنانچہ حضرت محمد ﷺ باوجود تمام عالم کے لئے سراپا رحمت تھے۔ ان کی کوئی پند ونصیحت کارگر ثابت نہ ہوسکی تو آپ ﷺ نے حکم جہاد جاری کیا۔

یہاں سے معلوم ہوگیا کہ ارباب سعدات پر پند ونصیحت اثر انداز ہوتی ہے جو زیبا بھی ہے لیکن ہر غافل بدشعار پر مؤثر نہیں بلکہ بعض دفعہ وضح دلائل و براہان بھی بے کار ثابت ہوتے ہیں۔

ان آیات سے استشہاد کا مقصد یہ ہے کہ تحقیق کی رو سے ثابت کر دیں کہ لوگوں کے فاسد اعتقادات اور جاہلوں کے ظن وگمان سے اجتناب کیا جائے اور جو کچھ سابقہ امتوں نے انبیاء علیہم السلام سے مطالبہ کر لیا تھا (اس دور میں) اولیاء سے بھی ایسے مطالبات ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ لوگ جہالت و ہلاکت کی نذر ہو جائیں۔ جس طرح کافر ومشرک انبیاء علیہم السلام کے بارے میں کہتے تھے ایسے ہی فاسق وفاجر لوگ اولیاء کے بارے میں نسبت کرتے رہیں گے اور ہمیں یقین کر لینا چاہئے کہ جو کچھ آیات و احادیث اور تواریخ کی روشنی میں ثابت ہو رہا ہے یہ گزری ہوئی امتوں کا خاصا ہے بلکہ عوامی سوچ کے اقتضا اور طبیعتیں جو تمام کافروں سے مشابہت رکھتی ہیں جب یہ بات متحقق ہوگئی کہ تمام انسان جو اس عالم حس و وجود میں موجود ہیں بہر حال اک طبقہ دوسرے طبقہ کی مانند قول وفعل میں مماثل پایا جاتا ہے۔

خبردار غافل نہ ہو! خود کو اس طبقہ سے منسلک رکھو جو انبیاء علیہم السلام پر ایمان رکھتا تھا اور چاہئے یہ کہ موجودہ اولیاء کرام پر بھی خلوص نیت کے ساتھ اعتقاد رکے تاکہ ان کی بابرکت صحبتوں کے اثر سے حقیقت پر مبنی مؤقف حاصل ہو جائے یوں تقلید رسمی کے اثرات سے بائع کے اراض کو وہم وگمان والوں (کی تشکیک) اور رسمی علماء (علماء ظواہر) کے خیالات سے رسوخ پا کر نقصان نہ پہنچے۔

اگرچہ نبی اور ولی اس عالم رنگ و بو میں صفات بشری کے پائے جانے کے لحاظ سے ایک ہیں وہ کمزور معلوم ہوتے ہیں۔ لیکن باطنی عالم میں ملاء اعلیٰ (عالم بالا) کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ مردہ دل غافل لوگوں نے اپنی نظروں کے قصور کی وجہ سے اہل اللہ کو آب وگل کی صورت میں دیکھا ان کے حقیقی احوال سے کچھ نہ پا سکے۔ باری تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تراهم ينظرون اليك وهم لا ينظرون .

(پہلی قسط)

اسلام کا معاشی پہلو

سید منظور حسین کاظمی، لیکچرار، ڈگری کالج سکردو، بلتستان

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ اس کی تعلیمات کی روشنی میں زندگی کے ہر پہلو کو سنوارا جاسکتا ہے۔ سیاسی اور معاشی ڈھانچے اس کی بنیاد پر بنائے جاسکتے ہیں۔ اخلاقی اور قانونی نظام کی بنیادیں اسی نظام پر رکھی جاسکتی ہیں۔ اور یہ فکری دُھند اب بالکل چھٹ چکی ہے کہ یہ نظام محض ایک مذہب ہے یا یہ کہ اس جدید دور میں قابل عمل نہیں ہے۔ یا عصر حاضر کے پیچیدہ معاملات میں رہنمائی دینے سے قاصر ہے۔

ایک زمانہ تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ موجودہ دور میں آلات پیداوار اور ذرائع پیداوار بدل گئے ہیں۔ مصارف کی مدیں اور کسب دولت کے طریقے بدل گئے ہیں۔ مشینوں کے آجانے سے سرمایہ، صنعت کے طبقات پیدا ہو گئے ہیں، اسلام آج کے جدید دور میں معاشی حکمت عملی کے لئے بنیادیں فراہم کرنے میں ناکام رہا ہے۔ لیکن اب یہ باتیں غلط ثابت ہو چکی ہیں کیونکہ دوسری طرف اسلام کے سچے خادم بھی ہیں جو اسلام کو صحیح اور احسن زندگی میں پیش کرنے کی مساعی جمیلہ فرماتے رہتے ہیں۔ جس کے باعث بالآخر یہ سوچ اور یہ فکر غالب آ رہی ہے اور اب یہ بات حکمرانوں سے لے کر پسماندہ طبقات تک، بزرگوں سے لے کر نوجوانوں تک، اور مفکروں سے لے کر عام طبقوں تک ہر کوئی جانتا ہے کہ اسلام زندگی گزارنے کا بہترین لائحہ عمل جامع انداز میں پیش کرتا ہے۔

ہمارے لئے لازم ہے کہ مروجہ معاشی نظریوں پر تنقیدی نگاہ ڈالنے کے ساتھ ساتھ اسلام کے بنیادی اصولوں ہی کو بیان نہ کریں بلکہ انہیں حالات و مسائل کو دنیائے انسانیت اور خصوصی طور پر مسلمانوں کو اس بات پر متفق کریں گے۔ اسلام ہر پہلو سے ایک زندہ و تابندہ دین ہے اور یہ دین آج بھی اور آئندہ کے زمانوں میں بھی مسائل کو حسن و خوبی سے حل کرنے اور بہترین نتائج دکھانے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔

دیگر مذاہب کے علی الرغم اسلام جمود کا قائل نہیں ہے بلکہ ہر قسم کے پیش آمدہ حالات اور ہر قسم کے معاملات پر غور و فکر کر کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں نیا لائحہ عمل مرتب کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہی اجتہاد کا راستہ ہے۔ جس کے ذریعے ہر زمانہ میں مسلمان اپنے لئے راہ عمل مرتب کر سکتے ہیں۔

اسلام میں مروجہ سیکولر معاشی نظاموں کے مقابلے میں معاشی ترقی کا بھی اپنا الگ اور منفرد معیار ہے۔ اسلامی معاشی ترقیاتی ماڈل میں بنیادی اہمیت قومی آمدنی یا فی کس آمدنی میں اضافہ کو حاصل نہیں ہے اسلامی معیشت میں معاشی ترقی کو "کل" کی بجائے انسانی زندگی اور معاشی زندگی کے ایک "جز" کے طور پر اختیار کیا جاتا ہے اور یہاں معاشی ترقیاتی پالیسی کو نظریاتی بنیادوں پر اس طرح استوار کیا جائے گا کہ بنیادی انسانی اور اخلاقی اقدار مجروح نہ ہوں۔ معاشی ترقی کے نتیجہ میں ایک استحصالی معاشرہ وجود میں نہ آئے۔ معاشی ترقی کا ہدف حاصل کرنے کے لئے اپنے کلچر اور اپنی تہذیب کی قربانی نہ دینی پڑے۔ معاشی ترقی کا نتیجہ چند لوگوں کی خوشحالی اور ملک کی اکثریت کی غربت اور تقسیم دولت میں عدم مساوات کی صورت میں نہ نکلے۔ معاشرتی اداروں کے درمیان تصادم کی فضا نہ ہو بلکہ اسلام ایسی پالیسیوں کا حامی ہے جس میں مجموعی فلاح شامل ہوں۔ جملہ ادارے مضبوط ہوں اور ایک فلاحی معاشرہ تشکیل پائے۔ (..... جاری ہے)

☆☆☆

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

(شریعت محمدیہ کی روشنی میں)

ابو العرفان علامہ محمد بشیر

اس عنوان کے تحت ادارے کو موصول ہونے والے مفید سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ اس دفعہ جون 2004ء کے بعد سے لے کر تا حال اس مفید عنوان کے تحت مخصوص خامہ فرسائی والا مفید کام ایک بکھرا ہوا خواب پریشان بنا رہا۔ شرمندہ تعبیر ہونے میں ایک غیر معمولی مدت بیت گئی۔ ایک نرالی جسمانی کیفیت سے یوں دو چار رہا کہ میرا پورا وجود گویا ایک قسم کا عضو معطل کا منظر پیش کرتا رہا۔ یہ بھیانک منظر خود مرے سوا کوئی دوسرا فرد بشر معلوم نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ظاہری خدوخال کے لحاظ سے قدرے تندرست اور توانا انسان کہلانے میں کوئی حسی رکاوٹ نظر نہیں آ سکتی تھی اس لئے کہ ظاہری حواس اس سلسلے میں یکسر ناکام ثابت ہوتے ہیں۔ معنوی حالات معمول پر لانے کے لئے مجھے ایک غیر معمولی عرصہ صرف کرنا پڑا۔ ایک بھاری معنوی مشقت کے نتیجے میں حالات ساٹھ فیصد تک معمول پر لانے میں قدرے کامیاب ہو گیا ہوں۔ چالیس فیصدی کسر باقی ہے۔ اس کے لئے معنوی محنت میں کچھ اضافہ کر دیا ہے۔ رب العالمین کے بے حد لطف و کرم سے پُر امید ہوں کہ یہ کسر بھی انشاء اللہ پوری ہو سکے گی۔ ایک ضروری بات سائلین کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ وہ کوئی ایسا سوال نہ پوچھیں جو فریقین کے کسی نزاع سے تعلق رکھتا ہو۔ کوئی ایسا سوال بھی نہ پوچھیں جو خود وضاحت طلب ہو۔ اسی طرح سے کوئی ایسا سوال بھی نہ بھیجیں جو عام وعظ و نصیحت پر مشتمل ایک لمبی تقریر کا متقاضی ہو۔ کوئی ایسا سوال بھی ارسال نہ کریں جو صرف کسی کی ذاتی کردار کشی پر مشتمل ہو اور کسی بھی سطح پر عوام و خواص کا مفاد اُس سوال کے جواب سے وابستہ نہ ہو سکتا ہو۔ اس شمارے کے لئے چند سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات

سوال نمبر 1: بمطابق عقائد صوفیہ نوربخشیہ اصول دین پانچ ہیں جبکہ شاہ سید محمد نوربخشؒ نے فقہ احوط کے باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر میں "وَھُوَ مِنْ اَعَاظِمِ اُصُوْلِ الدِّیْن" فرمایا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ (سائل: غازی محمد اسماعیل، 14 این ایل آئی رجمنٹ)

سوال نمبر 2: دہشت گردی کا خاتمہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟

سوال نمبر 3: مسجد کے لئے نذر کی ہوئی رقم لاؤڈ سپیکر کی خریداری میں صرف کی جا سکتی ہے؟

سوال نمبر 4: کیا عورتیں اپنے شوہروں کی اجازت کے بغیر گھروں سے باہر جا سکتی ہیں؟

سوال نمبر 5: کیا فالتو بالوں کے خاتمے کی خاطر مرد

حضرات بھی بال صفا پاؤڈر استعمال کر سکتے ہیں؟

سوال نمبر 6: اگر کسی نماز گزار کو قنوت اور قعدۂ خفیفہ کی دعائیں یاد نہ ہوں تو کیا قنوت اور قعدۂ خفیفہ کی دعاؤں سے عاری نماز درست ہوگی؟

سوال نمبر 7: کیا معانی و مطالب سمجھے بغیر تلاوت قرآن مجید صحیح ہوگی؟

سوال نمبر 8: صرف شوق کی وجہ سے پرندے پالنا اور ان کو پنجروں میں بند رکھنا کیسا عمل ہے؟

سوال نمبر 9: اپنے پاس کھلی جگہ ہونے کے باوجود اپنا سامان وغیرہ بلا کرایہ مدرسے کے سٹور میں رکھنا کیسا ہے؟

سوال نمبر 10: سر پر نقلی بال لگوانا کیسا ہے؟

سوال نمبر 11: نکاح ہو چکنے کے بعد رخصتی سے قبل طلاق پڑنے کی صورت میں کیا مطلقہ کو مہر ملے گا؟ (سائل ہادی علی تمنا، جنرل سیکرٹری، این وائی ایف، گلاب پور شگر)

جوابات

جواب نمبر 1: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ سائل موصوف کو شاہ سید علیہ الرحمہ کے اس قول کو پڑھیں وَهُوَ مِنْ اَعَاظِمِ اُصُوْلِ الدِّیْنِ ٥ پانچ اصول دین نہیں بلکہ چھ اصول دین کا شبہ گزرا ہے حالانکہ معاملہ ایسا نہیں ہے۔ شاہ سید علیہ الرحمہ نے "احتساب" کے بارے میں کہا ہے کہ وہ ایک عظیم ترین اساس دین کا حامل کام ہے۔ کیونکہ پیغامات پیغمبران احتساب کے حصے ہیں۔ اولیائے کرام کے ارشادات احتساب کے حصے ہیں، علاوہ ازیں جنس احتساب جملہ امور کو شامل ہے خواہ شر ہو خواہ خیر۔ گویا دین کے اصول و فروع کا یہ "احتساب" مقصد اعلیٰ کا درجہ رکھتا ہے۔ لہٰذا اصطلاحی پانچ اصول دین کا یہ چھٹا رکن خیال کرنا کمزور گمان ہے۔

جواب نمبر 2: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ اس کا خاتمہ یوں ممکن ہے کہ دہشت گردی کے اصل اسباب معلوم کئے جائیں۔ جب اس کے اصل اسباب کا بہترین انداز میں ازالہ کیا جائے تو یہ چیز خود بخود ختم ہو سکتی ہے۔ ورنہ اس کے اسباب کی موجودگی میں اس کا خاتمہ کبھی بھی ممکن نہیں ہو سکے گا۔ عالمی لیڈروں کو اس کے اصل اسباب کے ازالے کی طرف توجہ مرکوز کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ دہشت گردی کا حقیقی معنوں میں مکمل خاتمہ ہو سکے۔

جواب نمبر 3: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ جی ہاں! نذر کی گئی رقم لاؤڈ سپیکر کی خریداری میں صرف کرنا شرعاً روا ہے کیونکہ اذان ایک عظیم اسلامی شعار ہے۔ اس کے لئے مسجد کی منذور رقم کے استعمال میں کوئی شرعی رکاوٹ موجود نہیں ہے۔

جواب نمبر 4: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ گھروں سے بلا کسی مقصد کے یونہی سیر و تفریح کے لئے قابل ذکر فاصلے پر عورتوں کا نکل جانا شوہروں کی اجازت کے بغیر شرعاً درست نہیں ہے۔ ایسی صورت میں محرم افراد کی معیت میں جانا ضروری ہے۔ علاقائی رسم و رواج کے مطابق عورتوں کے مخصوص کام کاج کی خاطر عورتیں گھروں سے باہر جا سکتی ہیں۔ مثلاً کھیتوں میں نالائی کرنا، کھیتوں کو سیراب کرنا، سبزی وغیرہ لانا اور دیگر گھریلو ضروریات کی اشیاء اپنے کھیتوں اور باغات سے گھر لانے کے لئے اُن کا باہر جانا جبکہ اُن کو کسی قسم کے خطرہ وغیرہ کا اندیشہ ہی سرے سے نہ ہو تو ایسی صورتوں میں اُن کے لئے شوہروں کی طرف سے عام اجازت ہوا کرتی ہے۔

جواب نمبر 5: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ جی ہاں! فالتو

بالوں کا صفایا کرنے کی خاطر مرد حضرات کے لئے بھی بال صفا پاؤڈر وغیرہ کا استعمال روا ہے اس کے لئے شرعاً ممانعت کی کوئی وجہ نہیں۔

جواب نمبر 6: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ جی ہاں! نماز تو شرعاً درست ہو گی۔ تاہم ایسے نماز گزار کے لئے بہتر ہے کہ وہ قنوت اور قعدۂ خفیفہ میں پڑھنے کے لئے چند دعائیں سیکھ کر یاد کرے تاکہ وہ زیادہ ثواب پا سکے۔

جواب نمبر 7: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ جی ہاں! قرآن مجید کی تلاوت ہر حال میں صحیح اور بہت زیادہ ثواب کا باعث ہے۔ خواہ معانی اور مطالب سمجھ کر تلاوت کرے یا سمجھے بغیر تلاوت کرے۔

جواب نمبر 8: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ صرف ذاتی شوق کی خاطر ہی کیوں نہ ہو پرندے پالنا دیگر جائز کاموں کی طرح ایک شرعاً جائز عمل ہے۔ پرندہ خواہ حلال گوشت والا ہو خواہ حرام گوشت والا، دونوں قسم کے پرندے پالے جا سکتے ہیں۔ پرندے پالنے کی صورت میں اُن کو پنجروں میں بند رکھنا ہی پڑتا ہے ورنہ وہ پرواز کر جائیں گے۔ پرواز سے باز رکھنے کے لئے پرندوں کے پروں کو کاٹ کر چھوٹا کرنا ایک حد تک اُن کے ساتھ زیادتی کے زمرے میں آتا ہے۔ اس طرح سے دیگر کارآمد جنگلی جانور پالنا بھی روا ہے۔ خواہ حلال گوشت جانور ہو خواہ حرام گوشت۔

جواب نمبر 9: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ ایسی صورت میں مدرسے کے سٹور میں اپنا ذاتی سامان وغیرہ محفوظ کر کے رکھوانے والے کو سٹور کا مناسب کرایہ دینا لازم ہو گا کیونکہ مدرسہ ایک قومی ملکیت قرار پاتا ہے لہذا قومی ملکیت کے اندر قومی مشترکہ سامان ہی محفوظ رکھنا ہوتا ہے کسی کی ذاتی چیز مفت میں وہاں رکھنے کی شرعاً گنجائش نہیں ہے۔ مدرسے کا مستقل اقامتی ملازم ہو تو اس کے حق میں ایسا کرنا شرعاً روا ٹھہرتا ہے۔

جواب نمبر 10: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ سر پر نقلی بال لگوانے کے بارے میں شرعاً اس کے جواز میں کوئی کلام نہیں۔ اسی طرح مصنوعی دانت لگوانے میں بھی شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے۔

جواب نمبر 11: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ نکاح ہو چکنے کے بعد اگر جنسی رابطہ قائم ہو چکا ہو تو پورا پورا مہر مطلقہ کو ملے گا۔ اگر جنسی رابطہ قائم نہ ہو تو مہر کا نصف حصہ ملے گا۔

توقع ہے کہ سائلین حضرات یعنی محترم غازی محمد اسماعیل صاحب اور محترم ہادی علی تمنا صاحب ان جوابات سے مطمئن ہوں گے۔ اگر آپ حضرات کو کسی سوال کا جواب مزید وضاحت طلب نظر آئے تو خط لکھیں مزید وضاحت شائع کی جائے گی۔

☆☆☆

قارئین نوائے صوفیہ سے گزارش:

جو قارئین علامہ محمد بشیر سے شرعی مسئلہ پوچھنا چاہیں ان سے گزارش ہے کہ وہ اپنا سوال خط کے ساتھ شامل نہ کریں بلکہ الگ صفحہ پر لکھ کر علامہ صاحب کو رسالے کے پتے پر ارسال کریں۔ اسی طرح خطوط اور خبروں کو بھی الگ الگ صفحات پر تحریر کریں۔ ایک ہی جگہ ایک سے زیادہ چیزیں تحریر ہونے کی صورت میں ان میں سے کوئی چیز شائع نہ ہو سکے گی۔ (مدیر)

دُنیائے تصوف کی خبریں

چھوار چھوربٹ میں اعتکاف کے اختتام پر جلسہ

رپورٹ عبدالرحمن، مدرس

سیکرٹری اطلاعات، ملی یکجہتی تنظیم چھوار

حسب سابق اس سال بھی موضع چھوار میں پانچ روزہ اعتکاف نشینی کا اہتمام کیا گیا جس میں سکنہ، چھوار، بیون سے 25 افراد نے اس روح پرور عبادت میں حصہ لیا جس میں زیادہ تر نوجوان طبقہ شامل تھے اس ریاضت کی نگرانی اُستاد غلام علی نے انجام دی۔ اس کے اختتام پر ملک میں امن و امان، اتحاد و اتفاق، سلامتی، و خوشحالی اور صوفیہ نوربخشیہ کی ترقی و کامرانی کے لئے خدمات انجام دینے والوں کے حق میں دُعا کی۔

☆☆☆

خپلو بروق میں دس روزہ اعتکاف نشینی

شمیم رضا بگٹی، خپلو

حسب سابق اس سال بھی خپلو بروق میں مرشد کامل الحاج فقیر محمد ابراہیم صاحب کی سرکردگی میں دس روزہ اعتکاف کی پُررونق محفل ہوئی۔ جس میں تقریباً 130 خوش نصیبوں نے شمولیت کی۔ اس ریاضت میں سرکاری ملازمین اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات جن کا تعلق ضلع گنگچھے کے علاوہ وادی شگر، سرمیک، سکردو، اسلام آباد، لاہور، کراچی، مانسہرہ اور دیگر شہروں سے تھا، نے شرکت کی۔ اس موقع پر علمائے کرام نے خوب تقریریں کیں اور اجتماعی طور پر دین اسلام کی سربلندی، مسلمانان عالم کے اتحاد و اتفاق، وطن عزیز مملکت خداداد پاکستان کے استحکام اور بقائے مذہب صوفیہ نوربخشیہ کی ترقی و ترویج کے لئے بھی خصوصی طور پر دُعا کی گئی۔

خدا رحمت کنند ایں
عاشقان پاک طینت را

☆☆☆

سرمیک میں محفل اعتکاف

رپورٹ: مرزا حسین دانیال

خانقاہ معلی صوفیہ نوربخشیہ سرمیک میں رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کے اختتامی، روحانی جلسے کا انعقاد ہوا جس کی صدارت قبلہ بوا محمد علی صاحب نے کی اور قبلہ بوا حسن صاحب اس پروگرام کے روحانی پیشوا تھے۔ جلسے کا باقاعدہ افتتاح تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کی سعادت جناب سید علی الموسوی مدرس مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سرمیک نے حاصل کی۔ اس کے بعد کورو سے تشریف لائے ہوئے مہمان جناب غلام رسول نعت خواں نے شان رسالت میں مدح سرائی کا شرف حاصل کیا۔ جس کے بعد قبلہ بوا محمد علی صاحب نے شان اصحاب صفہ پر روشنی ڈالی۔ سب سے آخر میں سٹیج سیکرٹری جناب

غلام رسول ثاقب صاحب نے جناب سید حسین شاہ امام مسجد شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ گروسنگل کو اختتامی دعا کے لئے دعوت دی۔ جس پر انہوں نے ذکر وفکر روح تصوف کو قرار دیتے ہوئے اسلام کی صحیح راہ راہ تصوف کو قرار دیتے ہوئے دوسروں کو اس میں بھرپور انداز میں شرکت کی دعوت دیتے ہوئے اختتامی دعائیہ کلمات کے ساتھ جلسے کا اختتام درود وسلام کے ساتھ ہوا۔ اس پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے سرمیک کے جوانوں، بوڑھوں، ماؤں اور بہنوں نے بھرپور تعاون کیا اس میں خصوصا جوانوں کا کردار قابل ذکر رہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو دُنیا و آخرت میں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆

گلگت میں حضرت علی اور حضرت شاہ ہمدان کے یوم ولادت کے موقع پر جلسہ

اقبال حیدر عاصی، گلگت کنوداس

گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی مورخہ 30 اگست بمطابق 13 رجب المرجب کو حضرت علی اور حضرت شاہ ہمدان کی ولادت باسعادت کی مناسبت سے ایک محفل منعقد کی گئی۔ گلگت میں مقیم اہلِ تصوف کی کثیر تعداد نے محفلِ عید میں شرکت کی اس موقع پر بہت سے لوگوں نے شان علی میں قصیدے پیش کئے۔ ان میں فدا علی انصاری، فدا حسین زیدی، بوا ایوب محمد حسین تلیسوی کے علاوہ بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی شان علی میں قصیدے پیش کئے۔

اس محفل سے خطاب کرتے ہوئے جناب مولانا شکور علی نے لوگوں پر زور دیا کہ ہمیں قرآن اور اہل بیت کی صحیح معنوں میں پیروی کرنی چاہئے بے شک قرآن اور اہل بیت ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ لیکن اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب عملی طور پر سیرت علی پر عمل پیرا ہوں۔

☆☆☆

کراچی میں رمضان المبارک کی اعتکاف نشینی

محمد آصف سرمیک، منظور کالونی، کراچی

جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ عوامی کالونی کورنگی کراچی میں مورخہ 13 نومبر بمطابق 29 رمضان المبارک بروز ہفتہ کو سہ روزہ عزلت نشینی اختتام کو پہنچی۔ جس میں بیس خوش نصیب نے شرکت کی۔ معتکفین کے استقبال کا منظر قابل دید تھا۔ شائقین تصوف کی ایک کثیر تعداد نے پُرنم آنکھوں اور خلوص بھری آہوں اور سسکیوں کے ساتھ ان کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے بغل گیر ہوئے اور مصافحے کئے۔ اس عزلت نشینی کی قیادت جناب بوا عارف صاحب کر رہے تھے۔ اس موقع پر ایک مختصر سی روحانی محفل کا اہتمام کیا گیا جس کا آغاز محمد ابوذر غفاری کی تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ راقم نے بارگاہ رسالت میں نعت رسول مقبولؐ پیش کی۔ جامع صوفیہ نوربخشیہ کورنگی کے خطیب وپیش امام مولانا غلام محمد حقانی صاحب نے اعتکاف وریاضت کے فوائد اور حکمت بیان کئے۔ بوا حسن نے اپنی تقریر میں علم وحکمت کے موضوع پر جوشیلے انداز میں خطاب کیا۔ آخر میں وطن عزیز کی سلامتی و استحکام اور عالم اسلام کے مسلمانوں کے حق میں دعائے خیر کے ساتھ یہ روحانی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

☆☆☆

تمام اہلِ تصوف کو علاقائیت کے خول سے نکلنے کی ضرورت ہے

عبدالمجید مارشال، چھورنی

اس بات میں قطعی کوئی شک نہیں ہے کہ ہمارے علماء کرام و خطیب حضرات ملک کے ہر گوشے میں اپنے فرائض نہایت تندہی اور احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں جس پر ہمیں فخر ہے لیکن مسئلہ باہمی روابط کا ہے گزشتہ دنوں خپلو بروق میں دس روزہ اعتکاف نشینی کے سلسلے میں جلسہ منعقد ہوا جس میں تمام علماء کرام و صوفیا اعظام کو شرکت کرنی چاہیے تھی۔ ملک کے دیگر حصوں میں سے نہ سہی تو کم از کم بلتستان بھر کے علماء اور صوفیا کرام کو شرکت کرنی چاہیے تھی۔

ہم تو اہلِ تصوف کو جسد الواحد سمجھتے ہیں اس لئے ہمیں قلب و جان سے یکجان ہو کر اس کے لئے کام کرنا چاہیے۔ میری احیائے توف کے علمبرداروں اور صوفیاء کرام سے گزارش ہے کہ وہ باہمی رابطہ میں خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے ایسی تقریبات میں شامل ہو کر ان کو کامیاب بنایا کریں۔ اس سلسلے میں ایک تجویز یہ بھی ہے کہ سال میں کم از کم ایک دفعہ یعنی مدرسہ شاہ ہمدان کے نتائج یا دستار بندی کے موقع پر علماء کانفرنس منعقد کی جائے تو یہ ایک بڑا کام ہوگا۔

☆☆☆

کلماتِ تشکر

اللہ تعالیٰ نے جب کون و مکان کی تخلیق فرمائی تو اپنے انس و محبت اور ہمدردی کے مظہر کے طور پر انسان کو پیدا فرمایا انسان اپنے اس خداداد جوہر کا اظہار اس وقت کرتا ہے جب اپنا کوئی دکھ اور مصیبت میں گرفتار نظر آتا ہے۔ ایسے ہی عزیزم صوفی عبدالرحمن کی اہلیہ مرحومہ سمیت چار بچیاں ناگہانی طور پر اللہ کو پیاری ہو گئیں تو مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ہمارے بھائی بہنوں، عزیزوں دوستوں نے اپنے کلمات، تقاریر، پیغامات کے ذریعے اور ہمارے اس غم میں ہمارے ساتھ شامل ہو کر اظہار ہمدردی کرتے ہمیں یہ صدمہ برداشت کرنے کا حوصلہ دیا۔ ہم ان تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

حاجی اخوند محمد دین، قاری محمد ابراہیم،
محمد محسن علی، حافظ ذاکر علی ثاقب، موسیٰ علی انصاری

☆☆☆

دوست تنظیم غربوچنگ کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی

شیر علی ساگر، سیکرٹری نشر و اشاعت

خپلو میں دوست تنظیم غربوچنگ کے زیر اہتمام عید ملن پارٹی کا انعقاد ہوا جس میں علاقے کے معززین کے علاوہ کافی تعداد میں مذہبی و سماجی شعبہ سے تعلق رکھنے والے حضرات نے شرکت کی۔ اس موقع پر اخوند غلام محمد صاحب پیش امام جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ غربوچنگ نے صدارت کی جبکہ صوبیدار قاسم صاحب مہمان خصوصی تھے۔ اس عید ملن پارٹی کا باضابطہ آغاز اخوند داؤد صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور اخوند غلام مہدی نے نعت رسول مقبولؐ پیش کی اس موقع پر جناب غلام محمد جانباز، بوجعفر صاحب، اخوند غلام محمد صاحب اور مہمان خصوصی صوبیدار قاسم نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے عید الفطر کی مناسبت سے اور فلاحی و معاشرتی معاملات پر روشنی ڈالی اور اس کو اور زیادہ مضبوط بنانے پر زور دیا۔

☆☆☆

بلغار میں معراج نبی کی مناسبت سے جلسہ

مورخہ 16 نومبر کو بلغار میں معراج نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ جلسہ میں مقررین نے واقعہ معراج نبی کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ان میں جناب علی خان صاحب، اخوند ابراہیم صاحب، مولانا شیر علی صاحب، شیخ عبداللہ صاحب، مولانا اسحاق صاحب، مولانا محمد اسماعیل صاحب اور صدر جلسہ صادق شاہ صاحب شامل تھے۔

☆☆☆

مبارکباد

اکبر جاوید ابدالی، شگری

واراکین نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن

میں بحیثیت انچارج، اور میرے دیگر ساتھی جناب محمد اسلم عاصی صاحب، نائب صدر، نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن سب ڈویژن، شگر جناب ہادی علی تمنا جنرل سیکرٹری جناب محمد طاہر صاحب بانی و چیئرمین جناب ولایت علی



اکبر جاوید ابدالی

ابدالی صاحب محمد خان شگری، محمد شریف رضوی اور دیگر تمام کارکنوں کی طرف سے دلی کی گہرائیوں سے قانون ساز کونسل میں کامیابی پر جناب محمد ابراہیم ثنائی صاحب جناب انجنیئر محمد اسماعیل صاحب، جناب حاجی محمد اقبال صاحب، جناب حاجی محمد علی ضلع کونسل، سکردو کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

☆☆☆

دس کلومیٹر کی گہرائی میں سمندر کی تہہ میں شدید زلزلہ ایک ہزار میل طویل شگاف پڑ گیا۔

سمندر کی تہہ میں زلزلہ آنے سے قیامت خیز سمندری طوفان دس ملکوں میں تقریباً دو لاکھ افراد ہلاک اور ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ زخمی ہوئے اور سمندر کی تہہ میں ایک ہزار میل لمبا شگاف پڑ گیا۔ اس وقت تقریباً پورے جنوبی ایشیاء کے ساحلی علاقوں میں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے۔ اب تک دو لاکھ سے زیادہ افراد سمندر کی بے رحم موجوں کی نذر ہو چکے ہیں۔ جنوبی ایشیاء کے دس ممالک میں اس قیامت خیز زلزلہ نے تباہی مچا دی ہے۔ ان ممالک میں سب سے زیادہ متاثر اسلامی ملک انڈونیشیا ہوا جہاں دُنیا میں سب سے زیادہ مسلمان آباد ہیں، یہاں تقریباً ایک لاکھ مسلمان ہلاک اور لاکھوں زخمی ہوئے۔ زلزلہ کا مرکز انڈونیشیا کے مغربی جزیرہ سماٹرا میں ہوا اس کے علاوہ بحرہند کے ساحلی علاقے، بھارت، سری لنکا، مالدیپ، ملائیشیا، تھائی لینڈ وغیرہ ملکوں میں ہوا جس سے لاکھوں انسان بے گھر ہوئے، ہزاروں انسان بے گور وکفن کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں۔ اس قیامت خیزی میں زندہ بچ جانے والے ایک دوسرے سے لپٹ کر غم بانٹنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

☆☆☆

سکردو میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد دم گھٹ جانے سے ہلاک

یہ افسوناک واقعہ سکردو کے محلہ علی آباد میں مورخہ 9 نومبر 2004ء کی رات کو پیش آیا۔ اطلاع کے مطابق اس واقعہ میں ایک ہی خاندان کے پانچ افراد دم گھٹنے سے ہلاک ہو گئے۔

ایک بچہ بے ہوش ہوگیا۔ پولیس کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق محلہ علی آباد کے رہائشی عبدالرحمٰن (جو کہ معروف سماجی شخصیت ممتاز عالم دین مولانا محسن کے بھائی تھے) کے گھر میں ایندھن کے لئے گیس سلنڈر استعمال کرتے تھے جو رات کو سونے والے کمرے میں رکھا تھا، گیس سلنڈر صحیح طرح بند نہیں ہو سکا اور رات بھر گیس لیک ہوتی رہی جس سے کمرے میں موجود پانچ افراد ہلاک اور ایک بے ہوش ہوگیا، ہلاک ہونے والوں میں تیس سالہ خدیجہ، بارہ سالہ طیبہ، آٹھ سالہ ثنا، دس سالہ مومو اور تین سالہ بشریٰ شامل ہیں جبکہ آٹھ سال حسن ولد محسن بے ہوش ہوگیا تھا۔

☆☆☆

ضلع گانچھے بلتستان سے محمد ابراہیم ثنائی، حاجی محمد اقبال اور انجینئر محمد اسماعیل، قانون ساز کونسل کے ممبر منتخب ہو گئے۔

شمالی علاقہ جات میں اس دفعہ ہر حلقہ انتخاب میں کانٹے دار مقابلہ ہوا اور غیر متوقع طور پر نتیجہ سامنے آیا۔ ضلع گانچھے میں تین سیٹوں پر ون ٹو ون مقابلہ ہوا۔ ہر امیدوار نے ہر حربہ استعمال کیا تاہم ووٹر حضرات نے علاقہ کے بہترین مفاد میں اپنا قیمتی ووٹ استعمال کر کے واضح کر دیا کہ آنے والے وقتوں کے لئے اُن کے منتخب امیدوار بہترین ثابت ہو سکتے ہیں۔ حلقہ نمبر 1 میں محمد ابراہیم ثنائی صاحب جو کہ علاقہ تھلے سے تعلق رکھتے ہیں مسلم لیگ ''ق'' کی سیٹ پر اپنے مدمقابل محمد جعفر صاحب، پاکستان پیپلز پارٹی کے امیدوار کو بھاری اکثریت سے ہرا کر قانون ساز کونسل کے لئے منتخب ہو گئے۔ حلقہ نمبر 2 سے آزاد امیدوار حاجی محمد اقبال نے پاکستان مسلم لیگ ق کے امیدوار غلام علی حیدری کو ہرا کر نادران ایریا قانون ساز کونسل کے ممبر منتخب ہو گئے جبکہ حلقہ نمبر 3 سے پاکستان پیپلز پارٹی کے امیدوار انجینئر محمد اسماعیل نے اپنے مدمقابل مسلم لیگ ق کے امیدوار محمد شفیق کو بھاری اکثریت سے شکست دے کر ہیٹرک مکمل کر لی۔

یاد رہے محمد اسماعیلؔ کو اس حلقہ سے یہ تیسری دفعہ کامیابی ہوئی ہے اس سے اُن پر عوام کے مکمل اعتماد کا اظہار ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات باعثِ مسرت ہے کہ گانچھے سے تینوں منتخب اراکین نوربخشی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔

☆☆☆

اسلام آباد میں اعتکاف نشینی

حسب سابق اس سال بھی جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد میں رمضان کے آخری عشرے میں کثیر تعداد میں صوفیائے کرام نے اعتکاف نشینی جیسے روح پرور عبادت سے مستفید ہوئے معتکفین میں جوان اور بوڑھے بھی شامل تھے چاند رات کو صوفیاء کرام نے اللہ کے حضور سجدہ ریز ہو کر ملک کی سلامتی واستحکام کے لئے خوصی دعا کی اختتام پر معتکفین کا پُر جوش استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں سینکڑوں اہلِ تصوف نے شرکت کی۔ اجلاس سے معروف صوفی بزرگ صوفی محمد حسین صاحب، مولانا محمد انور اور انجمن محمدیہ بلتستانیہ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کے جنرل سیکرٹری جی۔ ایچ معروفی نے بھی خطاب کیا۔ مقررین نے اعتکاف کے فضائل اور اُس کے مفید اثرات پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اعتکاف نشینی ایک فرض کفایہ ہے اگر کسی بھی مسلمان علاقہ میں کوئی بھی اعتکاف میں رہنے والا نہ ہو تو پورے علاقہ کے لوگ گنہگار ہو جاتے ہیں

تاہم اگر ایک شخص بھی اس علاقہ میں اگر اعتکاف میں بیٹھے تو سارے علاقہ کے لوگوں کی طرف سے یہ فرض ادا ہو جاتا ہے۔ مقررین نے کہا جب اعتکاف سے فارغ ہو کر نکلتا ہے تو فرشتے ان کے استقبال کے لئے جمع ہو جاتے ہیں۔ نفس کشی کے اس عبادات کو خدا کے نزدیک بہت بڑا اجر عظیم ہے۔ ماضی میں صوفیا کرام نے خانقاہوں میں ریاضت کرتے تھے۔ جو لوگ اس ریاضت سے خوفزدہ ہیں وہ اعتکاف نشینی کو ناجائز قرار دے کر عوام کو اس عظیم عبادات سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ اسلامی تعلیمات سے بے خبر لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا تسبیح پڑھنا اور ذکر جلی کرنا صوفیاء کرام کا طرہ امتیاز ہے۔ اس سے کسی کو پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا عوام کو عبادات و ریاضت سے باز رکھنا اور اس کے لئے شرائط عائد کر کے عبادات الٰہی سے دور رکھنا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے لہذا علماء کرام کو چاہیے کہ وہ اسلامی تعلیمات کو ماحقہ عوام تک پہنچائیں اس میں ذاتی مفادات کو مدنظر رکھ کر فتویٰ دینا اسلام دشمنی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

☆☆☆

ڈیرہ دون اتر پردیش ہندوستان سے
تین اہل تصوف کی پاکستان آمد

گزشتہ دنوں ڈیرہ دون اتر پردیش ہندوستان سے تین اہل صوفیہ نوربخشیہ کا ایک وفد اپنے نجی دورے کے سلسلے میں براستہ واہگہ پاکستان آئے تو اسلام آباد پہنچنے پر تینوں حضرات نے ممتاز عالم دین علامہ محمد بشیر صاحب سے ملاقات کی اور جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد دیکھ کر انتہائی خوشی کا اظہار کیا۔ بعد ازاں یہ وفد جس میں منشی حسن خان، محمد ابراہیم اور محمد حسین شامل تھے بلتستان روانہ ہو گیا۔ اس دوران یہ حضرات اپنے آبائی گاؤں چھلو اور کھرکوہ گئے اور مدرسہ شاہ ہمدان سکردو کا بھی دورہ کر کے منتظمین کی تعریف اور طلباء کی حوصلہ افزائی کی۔ آگاہ رہے کہ منشی حسن خان صاحب کا تعلق چھلو ہنڈیلی محمد حسین صاحب کا تعلق چھلو کھانسر اور محمد ابراہیم



دائیں طرف سے مولانا محمد انور، منشی حسن خان ڈیرہ دون، محمد ابراہیم ڈیرہ دون، محمد حسن ڈیرہ دون انڈیا عقب میں آخوند اسحاق کھانسر، غلام مہدی تصوفی، نور محمد اور بابو لیاقت علی خان اسلام آباد

کا تعلق کھرکوہ سے ہے۔ علامہ محمد بشیر صاحب سے ملاقات کے دوران انہوں نے کہا مدرسہ صوفیہ نوربخش ڈیرہ دون کا تعمیراتی کام مکمل ہو چکا ہے اور درس و تدریس کے لئے موزوں مدرس دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے دو شیخ ہائر کیا گیا ہے تاہم نوربخشی مدرس کا مسئلہ حل طلب ہے لہذا دو مدرس پاکستان سے مہیا کئے جائیں اور ان کے لئے ویزے کا بندوبست کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں دو مدرس جو صحیح معنوں میں نوربخشی تعلیمات پڑھا سکتے ہوں بندوبست کیا جائے۔ وفد کی بلتستان سے واپسی پر راولپنڈی میں مولانا محمد انور کی قیادت میں ایک وفد نے ملاقات کی اور کتابوں کا تحفہ پیش کیا۔ اس

موقع پر وفد نے کہا دو عالم دین جو وہاں جا کر پڑھانے کا جذبہ رکھتے ہوں اُن کی ضرورت ہے وہ ممتاز عالم دین علامہ محمد بشیر صاحب یا سکردو مدرسہ شاہ ہمدان کے منتظم اعلیٰ سے رابطہ کریں۔

☆☆☆

ضلع گانگچھے بلتستان کے نو منتخب

ارکان کونسل کو مبارکباد

انجمن محمدیہ بلتستانیہ صوفیہ بخشیہ اسلام آباد اور ادارہ ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کی جانب سے اراکین کونسل انجینئر محمد اسماعیل، محمد ابراہیم ثنائی اور حاجی محمد اقابل کو ناردرن ایریا قانون ساز کونسل میں منتخب ہونے پر مبارکباد دی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ وہ عوامی توقعات پر پورا اُترنے کے ساتھ ساتھ مذہبی ہم آہنگی اور سیاسی استحکام کے لئے اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں گے تاکہ علاقہ میں امن و امان اور محبت و اخوت اور بھائی چارے کو فروغ مل سکے۔ (ادارہ)

☆☆☆

حکومت سندھ نے سیرۃ معصومین (جلد دوم)

پر بھی پابندی لگادی

ہوم ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف سندھ کراچی نے سیرۃ معصومین (جلد دوم) پر بھی فوری طور پر پابندی لگادی ہے۔ مورخہ 20 دسمبر 2004ء کو گورنمنٹ آف سندھ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے نوٹیفکیشن نمبر JI/12-14/04 کے تحت صوبائی پولیس سربراہ کو ہدایت کی ہے کہ مذکورہ کتاب پر مورخہ 20 اگست 2002ء کو پابندی لگادی تھی مگر اس کے باوجود اس کی فروخت جاری رہنے پر افسوس کا اظہار کیا گیا۔ اس نوٹیفکیشن میں کہا گیا ہے کہ اس کتاب کے جلد دوم کو بھی وزارت داخلہ اسلام آباد کو روانہ کر دی تھی۔ انہوں نے اسے وزارت مذہبی امور کو ارسال کر دیا جس پر وزارت مذہبی امور اسلام آباد نے رائے دی ہے کہ اس کتاب میں بھی مسلمانوں کے اعتقادات کے برعکس انتہائی توہین آمیز مواد موجود ہے۔ جس سے مسلمانوں میں فرقہ واریت پھیلنے کے علاوہ اکثر مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے لہذا اس کتاب کے مؤلفین اور پبلشر کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لاکر ہوم ڈیپارٹمنٹ کو مطلع کریں۔ ہوم ڈیپارٹمنٹ نے اس نوٹیفکیشن کی کاپی سیکرٹری داخلہ اسلام آباد، پرنسپل سیکرٹری ٹو وزیر اعلیٰ سندھ، سیکرٹری اطلاعات حکومت سندھ، ڈپٹی سیکرٹری ٹو چیف سیکرٹری حکومت سندھ کو ارسال کر دی ہے۔

نمائندہ نوائے صوفیہ، کراچی

☆☆☆

انجمن صوفیہ نوربخشیہ کریس کراچی کا اجلاس

انجمن صوفیہ نوربخشیہ کریس کراچی کا ایک اجلاس مورخہ 16 نومبر 2004ء کو طارق روڈ، کراچی منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں شرکاء نے اس عزم کو دہرایا کہ ہمیشہ کی طرف مذہب دشمن عناصر کے ساتھ ڈٹ کر مقابلہ کرتے رہیں گے اور اس سلسلے میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اس سلسلے میں نوائے صوفیہ کے کردار کو سراہتے ہوئے نوائے صوفیہ کو مزید فعال بنانے کے لئے نوائے صوفیہ کے ساتھ ہمیشہ تعاون جاری رکھنے کا اظہار کیا۔ اس موقع پر اجلاس میں موجود کارکنوں نے نوائے صوفیہ کے لئے حسب توفیق چندہ دیا اور مبلغ تین ہزار (3,000/-) جمع ہوئے جسے بعد میں نوائے صوفیہ کے نمائندے کے حوالے کر دیا گیا۔

محمد یسین منیر، جنرل سیکرٹری

انجمن صوفیہ نوربخشیہ کریس، کراچی

☆☆☆

فلاحی تنظیم کھر سرموں کی عید ملن پارٹی میں نوجوانوں کی شمولیت

اسلام آباد (غلام محمد زالپہ) فلاحی تنظیم کھر سرموں (FTK) اسلام آباد اور راولپنڈی برانچ کے نوجوانوں نے حسب سابق امسال بھی عیدالفطر کے موقع پر کوہسار مری میں ایک عید ملن پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔ اس عید ملن پارٹی میں فلاحی تنظیم کھر سرموں کے ممبروں محمد یوسف نوری، ذوالفقار علی، محمد امین، جی ایم شاہین، محمد ابراہیم لاہوری، غلام شاہ، اشرف حسین، شبیر حسین شیرازی، عبدالکریم شیخ، سکندر حسین، امتیاز علی اور مہمان الصمد ان احسان علی دانش نے شرکت کی۔ اس عید ملن پارٹی کا مقصد نئے نوجوانوں کے لئے کوہسار مری کی سیر کے ساتھ ساتھ سٹڈی ٹور بھی تھا۔ مری میں دو دن قیام کے دوران شرکاء نے جی پی او چوک، گورنر ہاؤس، تالاب، کشمیر پوائنٹ، مال روڈ، لوئر مال، پنڈی پوائنٹ، گلشن گراؤنڈ، جھیکا گلی، کیڈٹ کالج، چھترا اور دوسری اہم مقام کی سیر کی۔ شرکاء نے مری کی سیر سے خوب لطف اٹھایا۔ اس موقع پر فوٹوگرافی بھی کی گئی اور یادگار کے لئے ویڈیو فلم بھی بنائی گی۔ انہوں نے آئندہ بھی اسی طرح کی سیر و تفریح اور سٹڈی ٹور کے انعقاد پر زور دیا اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔

☆☆☆

خونِ جگر ہے یہ نوائے صوفیہ

محمد باقر قادری سرمیکی

جلوۂ نورِ سحر ہے یہ نوائے صوفیہ
روشنی کا ایک سفر ہے یہ نوائے صوفیہ
پھوٹتے ہیں علم کے چشمے یہاں سے ہر گھڑی
منبع علم و ہنر ہے یہ نوائے صوفیہ
علم کا گہوارہ ہے یہ اور ترجمانِ حق
امتیازِ خیر و شر ہے یہ نوائے صوفیہ
رہبری کرتی ہے ہمیشہ راہ گم گشتوں کی یہ
رہبرِ نوعِ بشر ہے یہ نوائے صوفیہ
اہلِ نوربخشیہ پر رہے اس کی سایہ الٰہا!
کامرانیوں کا ثمر ہے یہ نوائے صوفیہ
مشعلِ نورِ ہدایت اور گلشنِ تصوف بھی
خوشبوؤں سے معطر ہے یہ نوائے صوفیہ
وحدتِ مسلمین مقصود ہے اس کا
حاملِ فکر و نظر ہے یہ نوائے صوفیہ
دہر میں اب کوئی انقلاب آنے کو ہے
امید کی اک سحر ہے یہ نوائے صوفیہ
ہے ازل سے حق و باطل کا معرکہ دم بدم
حق پرستوں کا ظفر ہے یہ نوائے صوفیہ
ربّ سے یہ دعا سدا جاری رہے گی
میری ملت کا خونِ جگر ہے یہ نوائے صوفیہ
ظلمت کی شب ہو تو باقر کیا غم تجھے
اک چمکتا بدر ہے یہ نوائے صوفیہ

Good Morning

قارئین کے خطوط

1- جناب منیجر فنانس صاحب ماہنامہ کی ترسیل بروقت نہ ہونے کی وجہ سے پریشانی ہوتی ہے لہذا براہ راست منگوانے کے لئے چند مجاہدین کا سالانہ چندہ ایڈوانس پیش خدمت ہے لہذا بروقت ترسیل کو ممکن بنا کر اس پسندیدہ دینی جریدہ کو عام کیا جائے۔ ہمیں امید ہے یہ سلسلہ آپ جیسے مجاہدوں کی شبانہ وروز محنت سے جاری رہے گا۔ 1994ء سے 2004ء تک آمدن و اخراجات کی تفصیل دیکھ کر خوشی کی انتہا نہ رہی اسی طرح سالانہ گوشوارہ بھی شائع کریں تو بہتر ہوگا۔ (مرزا حسین دانیال، صدر تنظیم فلاح و بہبود نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ، سرمیک)

جواب: حوصلہ افزائی کا شکریہ۔ ماہنامہ نوائے صوفیہ تاخیر سے شائع ہونے پر تمام دینی بھائیوں کو تشویش ہے۔ رضا کارانہ کام کرنے والے مجاہدین کی کمی اور میٹریل کی بروقت عدم دستیابی آڑے رہتی ہے۔ تاہم تقریباً پندرہ سالوں سے مسلسل اشاعت بھی ایک بڑا کارنامہ ہے اس کو مزید وسعت دینے کے لئے تمام تعلیم یافتہ نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ کو اس رسالہ کا خریدار بننا چاہئے۔

2- نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار ہوں۔ یہ میرا پسندیدہ رسالہ ہے، بہت شوق سے پڑھتا ہوں۔ ایک مضمون حضرت شاہ ہمدان اور عالمی سیاحت کے عنوان سے پیش خدمت ہے۔ اشاعت فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ (محمد عبداللہ ناصح کریس، بلتستان)

3- نوائے صوفیہ میرا محبوب ترین جریدہ ہے اس کے پڑھنے سے ایک جوش و جذبہ پیدا ہوتا ہے اور تمام پریشانیاں دور ہوتی ہے۔ اس جریدہ کو غیر نوربخشی بھی بڑے شوق سے پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔ میری طرف سے ڈیرہ دوٹ کے تمام انتظامیہ اور طلباء کو ہدیہ سلام پہنچا دیں اور ادارہ نوائے صوفیہ کے مخلص کارکنوں کو بھی السلام علیکم۔ (سپاہی موسیٰ علی کلیم کھرکوئی)

4- ایک مضمون اسلام کا معاشی پہلو کے عنوان سے ارسال خدمت ہے یہ ملکی و غیر ملکی ماہرین معاشیات اور علماء کرام کی تحقیق کا نچوڑ ہے، شائع کیا جائے۔ (سید منظور حسین کاظمی، لیکچرار ڈگری کالج سکردو)

5- سید العارفین لائبریری بلغار یونیوا مستقبل خریدار ہے سالانہ چندہ کی ترسیل میں تاخیر کے باوجود جاری رکھنے پر شکرگزار ہے لہذا سالانہ چندہ -/500 روپے منی آرڈر پیش خدمت ہے لہذا ترسیل کو جاری رکھیں۔ (سیکرٹری نشر و اشاعت سید العارفین لائبریری بلغار)

6- بے شک نوائے صوفیہ ہمارے مسلک صوفیہ نوربخشیہ کی کماحقہٗ نمائندگی کر رہا ہے جس کے لئے پوری قوم مبارکباد پیش کرتی ہے۔ نوائے صوفیہ نے اتنے قلیل عرصہ میں دین و ملت کی آبیاری کی ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ امید ہے یہ سلسلہ جاری و ساری رہے گا۔ نوائے صوفیہ اور اراکین کو دن دگنی و رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں۔ آمین (قربان علی پرتو کی، ذاکر حسین سلسلوی وبشیر احمد پرتکی حال گلگت)

7- بندہ اس مقبول ترین جریدہ کے ذریعہ ان حضرات سے

گزارش کرتا ہے کہ جنہوں نے اپنے مفادات کی خاطر مذہب کے نام کو ہتھیار کے طور پر استعمال کر کے اس دین وملت کو دو گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے اور جنت میں لے جانے کا سرٹیفکیٹ دے رہا ہے غضب تو یہ ہے کہ یہ لوگ کبھی صوفیہ اور کبھی امامیہ کا علمبردار بن جاتے ہیں کبھی سلسلہ ذھب کو ستون قرار دیتے ہیں اور کبھی اسے ذہبیہ قرار دے کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں اور کبھی قرآن مجید کو حضرت علی پر معجزہ کے طور پر نازل ہونے کا دعویدار ہے تو کبھی کہتے ہیں اصلی قرآن امام مہدی لے کر حاضر ہونے کی بشارت دیتے ہیں غضب تو یہ ہے کہ ہمارے مذہبی قیادت ایسے لوگوں کے اشاروں پر لبیک کہتے ہوئے نظر آتے ہیں ایسے لوگوں کو ہوش کے ناخن لینا چاہئے۔ (محمد ابراہیم، کورو خانقاہ)

8- حضرت جنید بغدادیؒ کے شخصیت کے بارے میں اور ان کے علم تصوف کے بارے میں مضامین ارسال خدمت ہے۔ نوائے صوفیہ میں شائع فرمائیں۔ مصروفیات کی وجہ سے اور اطمینان کے لئے کاپی بنوا کر پیش خدمت ہے۔ (علی حسین شگری، کراچی)

جواب: کسی بھی مضمون کی کاپی شائع کرنا کاپی رائٹ کی خلاف ورزی ہے لہذا فرصت نکال کر اپنے ہاتھ سے تحریر فرما کر ریفرینسنگ کے ساتھ ارسال کریں۔ ضرور شائع کریں گے۔

9- آپ کے مسائل اور ان کا حل اور دنیائے تصوف کی خبریں بہت پسند ہے۔ نوائے صوفیہ کے لئے ہمارے گاؤں کی مسجد کی تصویر پیش خدمت ہے۔ ٹائٹل پر شائع کریں۔ (ایم اویس ظفر چھوربٹی، طالب علم کراچی)

10- پہلی بار نوائے صوفیہ شمارہ 82 پڑھنے کا شرف حاصل ہوا پڑھنے کے بعد افسوس بھی ہوا کہ اس سے پہلے کیوں یہ نہیں پڑھتا تھا۔ خصوصاً مولانا شکور علی کے مضامین رسالہ فوائد اور رسالہ کی اشاعت میں کوشاں تمام دوستوں کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائیں۔ (سپاہی ذاکر حسین سکساوی، ایچ آئی ٹی، ٹیکسلا کینٹ)

11- اس سے پہلے بھی نوائے صوفیہ کے نام کئی خطوط لکھے تھے مگر شائع نہیں ہوئے کیا وجہ ہے کہ ہم نیک تمناؤں کے ساتھ خط لکھتے ہیں اور شائع نہ ہونے پر دل شکنی ہوتی ہے۔ ایک مضمون ارسال خدمت ہے اللہ تعالیٰ نوائے صوفیہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے۔ آمین (علی محمد نوشاد برہوی، NLI 14)

جواب: مضمون ریفرینسنگ کے ساتھ تھوڑا جامع ہونا چاہئے کم از کم رسالہ کا ایک صفحہ تو ہونا چاہئے ہاتھ سے لکھی ہوئی ایک یا دو صفحے کی تحریر سے رسالہ کا ایک پیراگراف بھی نہیں بنتا۔ علاوہ ازیں سنی سنائی باتوں کے علاوہ جاندار اور مؤثر مضامین بھجوائے جائیں تو ضرور شائع کئے جائیں گے۔

12- بندہ ناچیز کی درخواست پر ادارہ نوائے صوفیہ نے 1992ء سے یہ مقبول رسالہ مجھے ارسال کر رہا ہے یہ ہم پر بڑا احسان اور دین دوستی کا بڑا ثبوت ہے مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ہمارے گاؤں کندس تھگ کے اہل صوفیہ نوربخشیہ انتہائی سادہ لوح افراد پر مشتمل ہے اور تقریباً دس پندرہ کنبوں سے زیادہ نہیں ہے ہم لوگ قلیل ہونے کی وجہ سے اکثریت والے مذہب انتہا پسندی کی طرف گامزن ہیں۔ ایک انتہا پسند شیخ ایران سے آکر ہمارے خلاف فتویٰ بازی کر کے عوام کو ورغلاتے ہیں حالانکہ حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے اکثر ٹینشن میں رہنا پڑتا ہے۔ چونکہ یہاں کے لوگ ان پڑھ ہیں جس کی وجہ سے ان کی باتوں میں آکر نقصان

اٹھارہے ہیں۔ اپنے مسلک کو چھوڑ مت، دوسرے مسلک کو چھیڑ و مت کے اصول پر عمل کریں تو کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔ ہمارے لئے نوائے صوفیہ ہی ایک واحد ذریعہ ہے جو اس دین سے تعلق رکھنے کا ذریعہ ثابت ہو رہا ہے یہی ہمارے لئے حوصلہ مندی ہے۔ ہمارے مسجد کے امام کو صوفیہ سے تعلق رکھنے کی پاداش میں انہوں نے جنتر منتر کر کے ذہنی پریشانی میں مبتلا کر رکھا ہے ایسے حالات میں سیاسی و مذہبی قیادت کا فرض بنتا ہے کہ وہ علاقہ کا دورہ کر کے ایسے انتہا پسند اور فرقہ واریت کو ہوا دینے والے شیخوں کو لگام دیں۔ (محمد ابراہیم جلیل، لندس تھنگ بلتستان)

جواب: محترم ابراہیم جلیل صاحب! آپ کا دکھ بھرا تفصیلی خط دیکھ کر انتہائی افسوس ہوا۔ اس کے باوجود آپ جیسے لوگوں کی ثابت قدمی کی جتنی بھی تعریف کریں کم ہے۔ ماضی میں بھی سید مرتضٰی نے بھی ایسا کیا تھا۔ آپ حضرات حوصلہ رکھیں حق کے راستہ میں اکثر مشکلات پیش آتی رہتی ہیں۔ جو لوگ انتہا پسندی اور فرقہ واریت کو ہوا دے کر علاقہ میں امن و امان کا مسئلہ پیدا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے، اور مذکورہ شیخ صاحب سے بھی عرض ہے کہ وہ مذہبی انتہا پسندی کو ترک کریں کیونکہ مذہبی انتہا پسندی اور فتویٰ بازی کی وجہ سے آج ملک میں مساجد اور امام بارگاہیں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ لہٰذا مذہبی رواداری کا خیال نہ رکھنا انتہا پسندی اور دہشت گردی ہے جسے لگام دینا انتظامیہ اور علاقہ کے سیاستدانوں کا فرض ہے۔

13- تمام کارکنان نوائے صوفیہ کی محنت کی وجہ سے یہ رسالہ پندرہ سالوں سے جاری و ساری ہے۔ شمارہ 82، میں حاجی رحمٰن کا انٹرویو بہت عمدہ طریقہ سے شائع ہوا تھا شکریہ۔ میری جانب سے عرفان علی شاہد اور اُن کے والد ڈاکٹر ایم۔ اے شاہد کو مبارکباد۔ (ہادی علی تمنا، گلاب پوری، جنرل سیکرٹری این وائی ایف شگر)

14- ایک مختصر مضمون اشاعت کی غرض سے ارسال کیا تھا مگر چار ماہ بعد دو سطروں میں شائع ہوا ایسا کیوں ہوتا ہے۔ براہ کرم پوری تحریر شائع کریں۔ (سکندر حسین سرینگی کراچی)

جواب: جناب سکندر صاحب! مضمون تھوڑا جامع لکھا کریں اور باقاعدہ ایک دو کتابوں کو دیکھ کر لکھا کریں ہاتھ سے لکھی ہوئی دو صفحے کی عبارت تصحیح کے بعد بہت کم پڑ جاتی ہے۔

15- نوائے صوفیہ سے ایک خصوصی محبت و عقیدت ہے تاخیر سے ملنے پر دکھ ہوتا ہے یہ واحد جریدہ ہے جو حق کی آواز بلند کرتا ہے۔ یہ اخوت، بھائی چارے اور اتحاد بین المسلمین کے لئے کوشاں ہے تصوف کے اس مشن کو اللہ تعالیٰ تا قیامت جاری و ساری رکھے۔ آمین (سلمان علی شگری، اردو یونیورسٹی کراچی)

16- ماہنامہ نوائے صوفیہ کی اہمیت نہ صرف بقائے نوربخشیہ کے لئے مسلمہ ہے بلکہ تصوف کا حسین بیان ہے ہم نے اس سے خوب استفادہ کیا اور اللہ نے چاہا تو مزید فیض یاب ہوں گے اس میں آپ کے سوالات و جوابات رسالہ کا زبردست حصہ ہے۔ میرا مشورہ ہے ان تمام سوالات کے جوابات کو ایک کتابی شکل دے کر عوام کے لئے مستفید بنائیں۔ (ظفر احمد تبسم، طالب علم کراچی)

جواب: آپ کا مشورہ بہت اہمیت کا حامل ہے اس پر غور کیا جائے گا۔

17- وقت نکال کر ایک مضمون ارسال کیا ہے تصحیح کر کے شائع کریں۔ رسالے کا ہدیہ بھی یونٹ کے تمام خریداروں سے جمع کر کے مولانا انور صاحب کے ہاتھ بھیجا تھا امید ہے آپ کو مل گیا ہوگا۔ چند سوالات بھی ارسال خدمت ہیں اسے بھی شائع کریں

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو اور کارکنوں کو دن دگنی اور چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین میری جانب سے قارئین نوائے صوفیہ اور انڈیا میں مقیم اہل تصوف کو ہدیہ اسلام۔ (سید شہاب الدین ختکوی، آزاد کشمیر)

جواب: مذکورہ رقم ادارہ کو موصول ہونے پر آپ کو مطلع کر دیا جائے گا۔

18- جون 2004ء کا نوائے صوفیہ پڑھ کر بہت سی معلومات حاصل ہوئیں جس سے میرا نوائے صوفیہ پڑھنے کا مزید شوق بڑھ گیا ہے لہٰذا برائے مہربانی مجھے بھی یہ رسالہ ارسال فرمائیں۔ سالانہ فیس ارسال کر دوں گا۔ اللہ تعالیٰ اس جریدہ کے لئے کام کرنے والوں اور اس رسالہ کی ترقی عطا فرمائیں۔ (محمد الیاس خالد کورو، گلشن ٹاؤن)

جواب: خط لکھنے کا شکریہ۔ جریدہ ارسال خدمت ہے۔ سالانہ فیس -/200 روپے بارہ شماروں کے لئے ارسال فرمائیں۔

19- نوائے صوفیہ عالم تصوف کا درخشندہ ستارے، طلوع آفتاب کی مانند ہے اس کا ہر مضمون روحانیت کی نمائندگی کرتا ہے۔ مجھے اس کا شدت سے انتظار رہتا ہے۔ مجھے بھی مستقل خریداروں میں شامل کر لیں۔ (سپاہی غلام نبی براہ بروقپ، سپاہی منظور علی براہ بالا کشمیر)

جواب: آپ -/200 روپے سالانہ فیس ارسال کر دیں۔ آپ کے پتے پر رسالہ بھجوا دیا جایا کرے گا۔

20- نوائے صوفیہ کی ٹیم کا کردار قابلِ تحسین ہے

اس پُرفتن دور میں نوائے صوفیہ کی ٹیم کا جو کردار ہے وہ قابل تحسین ہے۔ نوائے صوفیہ ہی وہ واحد ذریعہ ہے جس سے مذہب دشمن عناصر کے کرتوتوں اور سازشوں کو بے نقاب کیا



جا سکتا ہے۔ نوائے صوفیہ کی اشاعت کے سلسلے میں ہر نوربخشی فرد کو کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کرنا چاہئے۔ میں رسالہ خرید کر پڑھتا رہا ہوں تاہم اب میں نوائے صوفیہ کا مستقل ممبر بننے کا فیصلہ کر لیا ہے لہٰذا مجھے مستقل ممبرز کی فہرست میں شامل کر لیا جائے۔ (محمد ابراہیم کریسی کراچی)

☆☆☆

عبدالحمید کا اعزاز



عبدالحمید حسن آبادی
حالیہ تصویر بھی چاہئے تھی

عبدالحمید حسن آباد چھوربٹ نے پبلک سکول اینڈ کالج سکردو سے فیڈرل بورڈ کے فرسٹ ایئر پری میڈیکل میں بلتستان بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی اور اپنے سکول میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔

☆☆☆

اظہار تعزیت

صوفی عبدالرحمن صاحب سرموی کی اہلیہ مع چار بچیاں 9 نومبر 2004ء کو سکردو میں اپنے گھر میں گیس لیک ہونے کی وجہ سے دم گھٹنے پر جان بحق ہوئے جس پر پوری ملتی برادری خصوصاً اہل نوربخشیہ اس رنج و غم میں برابر کے شریک ہیں۔ ادارہ نوائے صوفیہ صوفی عبدالرحمن صاحب، آخوند محمد دین صاحب، قاری محمد ابراہیم صاحب، محسن علی صاحب، حافظ ذاکر علی ثاقب اور موسیٰ علی انصاری اور دیگر لواحقین سے دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

☆☆☆

وصولی

شمارہ 83 کی اشاعت کے بعد درج ذیل حضرات کی جانب سے ارسال کردہ رقوم موصول ہوئیں۔

رقم بھجوانے والے حضرات کے اسماء گرامی	رقم
1- محمد صادق صاحب نمائندہ سکردو	-/1900 روپے
2- علی محمد ہادی صاحب شگر	-/200 روپے
3- موسیٰ علی صاحب انچارج سید العارفین لائبریری بلغار	-/500 روپے
4- مرزا حسین دانیال صاحب صدر نوجوانان صوفیہ نوربخشیہ سرمیک	-/1000 روپے
5- مولانا شکور علی انور گلگت	-/1500 روپے
6- حوالدار کلرک محمد حسین سرمیکی بونجی گلگت	-/300 روپے
7- غلام حسن صاحب شگری گلگت	-/180 روپے
8- علی حسن غوری صاحب مدرس ہائی سکول الچوڑی شگر	-/200 روپے
9- آخوند عبدالصمد صاحب حسن آباد چھوربٹ	-/150 روپے
10- انجمن صوفیہ نوربخشیہ کریس کراچی	-/3000 روپے
11- محمد ابراہیم کریسی کراچی	-/250 روپے

نوٹ: گزشتہ شمارہ میں نمائندہ نوائے صوفیہ سکردو کے صوفی غلام رسول کی جانب سے ارسال کردہ رقم -/2000 کے بجائے -/200 روپے پروف ریڈنگ کی غلطی کی بناء پر شائع ہو گیا تھا۔ جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔

☆☆☆

قارئین کو مشورہ

نوائے صوفیہ کے تمام قارئین کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ نوائے صوفیہ کے بارہ یا چوبیس شماروں کی جلد بندی کر کے اپنے ریکارڈ میں محفوظ کر لیا کریں تاکہ یہ ضائع ہونے سے بچ جائیں اور آئندہ نسل کے لئے کام آسکیں۔ یہ رسالہ تمام مقالہ جات اور وقت و حالات کے ساتھ ساتھ ایک ضخیم کتاب کی حیثیت رکھتا ہے خصوصاً آپ کے مسائل اور ان کا حل اور مجموعہ شریعت محمدیہ اور بین الاقوامی دنیائے تصوف کی خبریں اور بڑے بڑے مفکروں اور ڈاکٹروں کے مقالہ جات اور تعارف صوفیہ نوربخشیہ انتہائی قیمتی ہے جو آپ کو لائبریریوں سے دستیاب نہیں ہوں گے۔ لہٰذا اسے محفوظ کر کے علم دوستی کا ثبوت دیا جائے۔

☆☆☆

بقیہ اعتکاف

نے اس کے خزینے کو پایا، ہر آنکھ نے دیکھا، ہر دل نے سمجھا، جس نے نہیں دیکھا اور کچھ نہیں سمجھا گویا وہ کچھ بھی نہیں پایا۔

خلوت دل نیست جائے صحبت اغیار
دیو چوں بیرون رود فرشتہ در آید

دل کی خلوت اغیار صحبت کا مقام نہیں ہے۔ جب (دل سے) شیطان باہر نکل جائے تو فرشتہ داخل ہونے لگتا ہے۔ یقینی بات ہے جب دل ایک خالق و مالک کے بسنے کی جگہ ہے۔ جب وہاں سے خواہشات کی فوج نکل جاتی ہے تو وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرامت اور فضل وعطا کے اثرات پیدا ہونے لگتے ہیں۔ فرشتے جو خدا کی رحمت ونعمت کے مؤکل ہوتے ہیں اس دل میں جاگزیں ہوتے ہیں اور بندہ پروردگار عالم کے انعامات سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اس کے فضل سے علم و حکمت کے دروازے کھلنے لگتے ہیں پھر مومن کا دل ضیاء بار بن جاتا ہے خود ہدایت یافتہ اور دوسروں کے لئے ہادی وھدی راہ ثابت ہونے لگتا ہے۔

☆☆☆

ضروری اطلاع

نوائے صوفیہ کے مستقل قارئین حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آئندہ مستقل خریداروں کے چندہ کی معیاد ۱۲ شمارہ مکمل ہونے پر ختم ہوگی اس مقصد کے لئے مستقل خریداروں کے پوسٹل ایڈریس پر خریداری نمبر کے ساتھ سالانہ چندہ کی معیاد کا آخری نمبر بھی پنسل سے تحریر کیا ہوا ہے مستقل خریدار حضرات اس کو مد نظر رکھ کر سالانہ چندہ ارسال کیا کریں۔ سالانہ چندہ بشمول ڈاک چارج ۲۰۰ روپے مقرر ہے۔ اگر کسی کو رسالہ نہیں مل رہا ہو یا ایڈریس تبدیل ہوا ہو تو خریداری نمبر کے ساتھ مطلع فرمائیں تاکہ ریکارڈ درست کیا جا سکے۔

بقیہ شاہ ہمدان

شاہ ہمدان کی عبادات اور تبلیغات

کتاب خلاصۃ المناقب کے مطالعے سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ شاہ ہمدان نے اس عرصے میں ایران کے ملحقہ شہروں، دیہاتوں میں گزر گیا۔ اور وعظ و اصلاح کا کام جاری رکھا۔ آٹھویں صدی ہجری کے ایران کی وسعت کا اندازہ لگایئے شاہ ہمدان اس وسیع ملک کے چپے چپے میں گئے اور اپنے ارشادات سے لوگوں کو مستفید فرمایا۔ آپ صرف مبلغ مصلح نہ تھے بلکہ تبلیغ اور اصلاح کے کاموں کے لئے لوگوں کو عملاً تیار کرتے تھے۔ آپ نے اپنے شاگردوں اور مریدوں کو ایران اور دیگر علاقوں میں اصلاح و تبلیغ حق کی خاطر مامور فرمایا اور اس کے غیر معمولی اثرات سامنے آئے۔

☆☆☆

انمول باتیں

☆: جس نے قرآن کو سمجھا، اس کے ہاتھ میں سارے علوم کی کنجی آگئی۔
(علی کرم اللہ وجہہ)

☆: جہنم کی آگ کو وہی آنسو بجھا سکتے ہیں جو وقت سحر ایک مومن کی آنکھ سے ٹپکیں۔

☆: خاموشی کو اپنا شعار بنا تا کہ زبان کے شر سے محفوظ رہ سکے۔
(حضرت لقمان)

☆: ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو بولتے تو سمندر کی طرح ہیں مگر ان کے سوچ گندے تالاب کی طرح بدبودار اور محدود ہوتی ہے۔

نظم

خادم حسین نوری

اُلفت کی شمع سب کے دِلوں میں جلائے جا
دہر خراب حال سے نفرت مٹائے جا
مشکل گھڑی ہے اہلِ تصوف کے واسطے
لیکن قدم تو جانبِ منزل بڑھائے جا
ہاں تو ہے باغبانِ گلستانِ نوربخشؒ
پھول اس چمن میں صدق و صفا کے کھلائے جا
مسلک ترا یہ نوح کی کشتی کی مثل
ظلمت کے بحر میں یہ سفینہ جلائے
نشتر زنی کے واسطے ہاں یہاں لوگ ہیں بہت
زخموں پہ اہلِ دہر کے مرہم لگائے جا
مکر و فریب و ظلم سے پُر ہے جہاں تو
تُو امن و آشتی کا قرینہ سکھائے
دنیا کے مال و زر کی تمنا کیے بغیر
فرمانِ نوربخشؒ دلوں میں بسائے جا
نوریؔ جو تجھ کو زیست میں ہوتا ہے سرخرو
حمدِ خدا میں اپنے لبوں کو ہلائے جا

☆☆☆

نوائے صوفیہ

آخوند محمد حنیف حنیف

اُفق پر ہو گیا روشن نوائے صوفیہ میرا
تصوّف کا حسیں گلشن نوائے صوفیہ میرا

مُرادیں اپنی وابستہ ہیں ساری اس جریدے سے
کہ ہم سب کا ہے یہ مامن نوائے صوفیہ میرا

ہوا ممتاز ایسا یہ بھی دینی جرائد میں
ثناخواں دوست اور دشمن، نوائے صوفیہ میرا

یہ احیائے تصوّف کا علمبردار و داعی ہے
نچھاور اس پہ مرد و زن، نوائے صوفیہ میرا

یہ آیات و احادیث و تصوّف کا خزینہ ہے
ہے علمِ دین کا خرمن نوائے صوفیہ میرا

معطّر اس نے کر دی ہے تصوّف کی فضا یکسر
ہے بُوئے سنبل و سوسن نوائے صوفیہ میرا

تصوّف کے اُفق پر یہ سدا روشن رہے یارب!
حنیف اَب دل کی ہے دھڑکن نوائے صوفیہ میرا

☆☆☆